

بیان سیرت النبي صلى الله عليه وسلم

سلسلہ وار (مکمل نوٹس)

www.quranacademy.edu.pk

فہرست



سیرت کا مطالعہ کیوں کریں؟

فہرست

سیرت کا مفہوم کیا ہے؟

لغوی مفہوم:

- سار-یسیر: چلنا۔
- سیرت راستے کو کہتے ہیں جس پر انسان چلتا ہے.

اصطلاحی مفہوم:

- آنخضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے جملہ حالات کے بیان
- آپ کی زندگی آپ کی حیات طیبہ کے حوالے سے گفتگو۔

قرآنِ حکیم سے دلائل

- کامیابی اُن کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی اطاعت کریں

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(الاحزاب: 71)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کی اطاعت ' اللہ کی اطاعت

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ

(النساء: 80)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کی اتباع اللہ کی محبت کی علامت ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آلِ عمران: 31)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کے اقوال وحیٔ الٰہی کے مطابق

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ۝۳ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۝۴

(النجم: 3-4)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے افعال وحی کے مطابق

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ؕ

(الانعام : 50)

قرآنِ حکیم سے دلائل

• آپ کا اُسوہ بہترین ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(الاحزاب:21)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ اخلاق کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(القلم:4)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کی ذمہ داری قرآنِ کریم کی وضاحت بھی تھی

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

(النحل:44)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کے حکم پر عمل اور منع کردہ باتوں سے بچنے کا حکم

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ
وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

(الحشر:7)

قرآنِ حکیم سے دلائل

- آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

(الانبیاء:107)

احادیث مبارکہ سے دلائل

دورِ اختلاف میں کیا کریں؟

تم پر میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے

(ابو داوٗد)

احادیث مبارکہ سے دلائل

جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

(بخاری)

احادیث مبارکہ سے دلائل

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی

(بخاری)

احادیث مبارکہ سے دلائل

میرا ہر اُمتی جنت میں داخل ہو گا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔
انکار اس نے کیا جس نے میری نافرمانی کی

(بخاری)

احادیث مبارکہ سے دلائل

آپ ﷺ کے اخلاق قرآن تھے

(مسند احمد)

غیر مسلموں کی گواہی

- M. N. ROY (بنگالی ہندو، رُکن انٹر نیشنل کمیونسٹ آرگنائزیشن)

اِس میں شک نہیں کہ تاریخِ انسانی کا عظیم ترین انقلاب محمد ﷺ نے برپا کیا۔

غیر مسلموں کی گواہی

- DR. MICHAEL HART (The Hundred)

My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but **he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels**

غیر مسلموں کی گواہی

- H. G. WELLS

(اسلام کا بدترین دشمن، عیسائی مؤرخ)

اگرچہ انسانی اخوت، مساوات اور حریت کے وعظ تو دنیا میں پہلے بھی بہت کئے گئے تھے اور ایسے وعظ ہمیں مسیح ناصری کے ہاں بھی بہت ملتے ہیں لیکن یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محمد ﷺ ہی تھے جنہوں نے تاریخ انسانی میں پہلی بار اِن اصولوں پر ایک معاشرہ قائم کیا۔

عقلی دلائل

تاریخ انسانی کا ہمہ گیر اور کامل ترین انقلاب نبی کریم ﷺ نے برپا کیا جس میں تمام انسانی گوشوں میں واضح تبدیلی آئی۔

عقلی دلائل

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ایک ہی Life Span میں مکمل انقلاب

برپا کرنے کی واحد مثال ہے۔

تمام رسولوں کا مقصد بعثت

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَيِّنٰتِ وَاَنۡزَلۡنَا مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ وَ
الۡمِيۡزَانَ لِيَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِيۡدَ فِيۡهِ بَاۡسٌ
شَدِيۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ

(الحدید:25)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقصد بعثت

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

(الصّف : 9)

آپ ﷺ کی امتیازی شان

- آپ ﷺ پر دین کی تکمیل ہو گئی (المائدہ: 3)
- ہدایت محفوظ کر دی گئی (الحجر: 9)
- آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں (الاحزاب: 40)
- آپ ﷺ کی امتیازی شان: دین کو بالفعل قائم کر کے دکھا دیا جائے

حدیث رسول ﷺ

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی
اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا"۔

(ترمذی)



ولادت باسعادت

اور

حیات طیبہ کے چالیس سال

فہرست

خاندانِ نبوت

نسب	ہاشم۔ مطلب۔ عبد المطلب	زم زم کی کھدائی
واقعہ فیل	عبداللہ	بی بی آمنہ

عبداللہ کی وفات

بعثت سے قبل چالیس برس

ولادت باسعادت	حلیمہ کے ہاں
شق صدر	وفاتِ آمنہ
دادا کی شفقت میں	چچا کی کفالت میں

بعثت سے قبل چالیس برس

سفر شام اور بحیر ا راہب

پاکیزہ نوجوان

جنگ فجار

حلف الفضول

غریبوں کے ہمدرد

صادق و امین

بعثت سے قبل چالیس برس

تجارت

خدیجہؓ سے شادی

تعمیر کعبہ اور حجر اسود

تنہائی کی تڑپ

غار حرا میں



آغاز وحی
اور
دعوت الی اللہ

فہرست

غارِ حرا میں

- تنہائی کے اوقات غار حرا میں۔
- آپ ﷺ رمضان بھر اس غار میں قیام فرماتے۔
- اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت گزارتے اور کائنات کے مشاہدات پر غور فرماتے۔

جبرئیل وحی لاتے ہیں

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا نیند میں اچھے خواب سے ہوئی۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ سپیدۂ صبح کی طرح نمودار ہوتا تھا۔
- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہائی محبوب ہو گئی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ حرا میں خلوت اختیار فرمائی۔
- یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔

جبرئیل وحی لاتے ہیں

- آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس پر اس نے مجھے پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ میری قوت نچوڑ دی۔
- پھر چھوڑ کر کہا، پڑھو! مَیں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے دوبارہ پکڑ کر دبوچا۔
- پھر چھوڑ کر کہا، پڑھو! مَیں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر دبوچا پھر چھوڑ کر کہا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾

جبرئیل وحی لاتے ہیں

- اِن آیات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے
- فرمایا، مجھے چادر اوڑھادو، مجھے چادر اوڑھادو۔
- انہوں نے آپ ﷺ کو چادر اوڑھادی یہاں تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا۔
- اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے تو اپنی جان کا ڈر لگتا ہے۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا قطعا نہیں، بخدا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ رسوا نہ کرے گا۔

آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں،

مہمان کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر اعانت کرتے ہیں۔

وحی کی بندش اور انتظار

- وحی کی اس مختصر بندش کے عرصے میں رسول اللہ ﷺ غمگین رہے اور آپ پر حیرت و استعجاب طاری رہا۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ:

"وحی بند ہو گئ جس سے رسول اللہ ﷺ اس قدر غمگین ہوئے کہ کئی بار بلند و بالا پہاڑ کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے کہ وہاں سے لڑھک جائیں لیکن جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے کہ اپنے آپ کو لڑھکا لیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہوتے اور فرماتے: "اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسولِ برحق ہیں" اور اس کی وجہ سے آپ کا اضطراب تھم جاتا۔ نفس کو قرار آجاتا اور آپ واپس آجاتے۔ پھر جب آپ ﷺ پر وحی کی بندش طول پکڑ جاتی تو آپ پھر اسی جیسے کام کے لیے نکلتے لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تو حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو کر پھر وہی بات دہراتے"۔

جبرئیل دوبارہ وحی لاتے ہیں

- صحیح بخاری میں مروی ہے:
- "میں چلا جارہا تھا کہ مجھے اچانک آسمان سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس حرِا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں اس سے خوف زدہ ہو کر زمین کی طرف جا جھکا۔ پھر میں نے اپنے اہلِ خانہ کے پاس آکر کہا، مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ تا وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۟ تک نازل فرمائی، پھر (نزولِ) وحی میں گرمی آگئی اور وہ پیاپے نازل ہونے لگی۔

جبرئیل دوبارہ وحی لاتے ہیں

- وحی کی بندش کے حوالہ سے رب کائنات کی طرف سے تسلی:

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾

"آفتاب کی روشنی کی قسم اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے کہ (اے محمد ﷺ) آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا اور نہ (آپ سے) ناراض ہوا اور آخرت آپ کے لیے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے"۔

حکمِ تبلیغ اور تقاضے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

"اے کپڑے میں لپٹنے والے (محمد ﷺ)! اُٹھیے اور خبر دار کر دیجیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے اور بغیر کسی غرض کے بھلائی کیجیے

اور اپنے پروردگار کے لیے صبر کیجیے"۔

حکمِ تبلیغ اور تقاضے

1. عذابِ الٰہی سے خبردار کرنا
2. بڑائی صرف رب کے لیے
3. کامل پاکیزگی
4. جدوجہد میں صرف رضائے الٰہی پیشِ نظر ہو
5. شدید مصائب سے گزرنا اور صبر لازم ہے



انفرادی اور اعلانیہ تبلیغ

فہرست

انفرادی دعوت کے تین برس

- دعوت کا آغاز گھر سے

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی گواہی:

بخدا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ رسوا نہ کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے مصائب پر اعانت کرتے ہیں۔ آپ خوش ہو جایئے اور ثابت قدم رہیے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اُمید کرتی ہوں کہ آپ اس اُمت کے نبی ہوں گے۔

انفرادی دعوت کے تین برس

- دعوت میں ترجیح قریبی لوگوں کو
- اولین اہل ایمان

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	زوجہ محترمہ
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ	قریبی دوست
حضرت علی رضی اللہ عنہ	چچازاد بھائی
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	آزاد کردہ غلام

انفرادی دعوت کے تین برس

- اولین مؤمنین کی صفات
  - مشرکانہ رسوم سے بیزار
  - حق کی تلاش
  - پاکیزہ فطرت

انفرادی دعوت کے تین برس

- حکمِ نماز

ابتدائے اسلام میں دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کی نماز فرض کی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

"صبح اور شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو"۔

مزید بر آں قیام اللیل کا بھی حکم تھا۔

انفرادی دعوت کے تین برس

- قریش کو دعوت کی سن گن
  - انفرادی دعوت کی یہ خبریں قریش کو پہنچ چکی تھیں، لیکن قریش نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی۔
  - انہوں نے آپ ﷺ کو کوئی دینی آدمی سمجھا جو الوہیت کے موضوع پر گفتگو کرتا ہے۔
  - البتہ قریش نے آپ کی خبر کے پھیلاؤ اور اثر کے بڑھاؤ سے کچھ اندیشے ضرور محسوس کیے تھے
  - ان کی نگاہیں رفتارِ زمانہ کے ساتھ آپ کے انجام اور آپ کی تبلیغ پر رہنے لگی تھیں۔

اعلانیہ تبلیغ

- حکمِ الٰہی:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (الشعراء: 214)

"اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو خبردار کر دیجیے"۔

اعلانیہ تبلیغ

- رشتہ داروں کو دعوت:

آپ ﷺ کا گھر اپنے رشتہ داروں سے اولین خطاب

" ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں۔ اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں"۔

اعلانیہ تبلیغ

- رشتہ داروں کو دعوت:

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"رہنما اپنے گھر کے لوگوں سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں تمہاری طرف خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً اللہ کا رسول ہوں۔ بخدا! تم لوگ اسی طرح موت سے دوچار ہوگے جیسے سو جاتے ہو اور اسی طرح اٹھائے جاؤ جیسے سو کر جاگت ہو۔ پھر جو کچھ تم کرتے ہو اس کا تم سے حساب لیا جائے گا۔ اس کے بعد یا تو ہمیشہ کے لے جنت ہے یا ہمیشہ کے لیے جہنم"۔

اعلانیہ تبلیغ

- رشتہ داروں کو دعوت:

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے جماعتِ قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی کعب! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیوں کہ میں تم لوگوں کو اللہ (کی گرفت) سے (بچانے کا) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ البتہ تم لوگوں سے نسب و قرابت کے تعلقات ہیں جنہیں میں باقی اور تر و تازہ رکھنے کی کوشش کروں گا"۔

دعوت الی اللّٰہ

- حق کا واشگاف اعلان

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۞ (الحجر: 94)

”پس جو حکم آپ (ﷺ) کو (اللہ کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنا دیجیے اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کیجیے“۔

اعلانیہ تبلیغ

- کوہِ صفا پر

نبی ﷺ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر قریش کو آواز لگائی آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگ یہ بتاؤ! اگر میں یہ خبر دوں کہ ادھر وادی میں شہسواروں کی ایک جماعت ہے جو تم پر چھاپہ مارنا چاہتی ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے ؟" لوگوں نے کہا، ہاں! ہم نے آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" اچھا، تو میں تمہیں ایک سخت عذاب سے پہلے خبردار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں"۔

اس پر ابولہب نے کہا، تو سارے دن غارت ہو، تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا اس پر سورۃ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ نازل ہوئی۔

دعوت الی اللّٰہ

- مشرکین کی مشکل
  - قریش جانتے تھے کہ غیر اللہ کی اُلوہیت کے انکار سے خود اپنی جان و مال تک کا اختیار نہ رہے گا
  - نیز مکہ والوں کو دینی رنگ میں اہل عرب پر جو بڑائی اور سرداری حاصل تھی اس کا صفایا ہو جائے گا
  - اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی کے مقابل انہیں اپنی مرضی پر عمل کرنے کا اختیار نہ رہے گا۔

دعوت الی اللّٰہ

- قریش ابو طالب کی خدمت میں:

اشرافِ قریش سے چند آدمی ابو طالب کے پاس گئے اور بولے:

"اے ابو طالب! آپ کے بھتیجے نے ہمارے خداؤں کو بُرا بھلا کہا ہے، ہمارے دین کی عیب چینی کی ہے، ہماری عقلوں کو حماقت زدہ کہا ہے، اور ہمارے باپ دادا کو گمراہ قرار دیا ہے۔ لٰہذا یا تو آپ انہیں اس سے روک دیں، یا ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جائیں کیوں کہ آپ بھی ہماری ہی طرح ان سے مختلف دین پر ہیں۔ ہم ان کے معاملے میں آپ کے لیے بھی کافی رہیں گے"۔

اس کے جواب میں ابو طالب نے نرم بات کہی اور رازدارانہ لب ولہجہ اختیار کیا۔ چنانچہ وہ واپس چلے گئے۔

دعوت الی اللّٰہ

- حجاج کو روکنے کی کوشش:
  - ابھی کھلم کھلا تبلیغ پر چند ہی مہینے گزرے تھے کہ موسم حج آگیا۔
  - قریش کو معلوم تھا کہ اب عرب کے وفود کی آمد شروع ہو گی۔
  - وہ ضروری سمجھتے تھے کہ نبی ﷺ کے متعلق کوئی ایسی بات کہیں کہ جس کی وجہ سے اہلِ عرب کے دلوں پر آپ ﷺ کی تبلیغ کا اثر نہ ہو۔
  - چنانچہ اس بات پر مشورہ ہوا۔ ولید بن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ ان کے بارے میں لوگوں سے کہنا کہ یہ جادوگر ہیں۔ اسی تجویز پر سب کا اتفاق ہوا۔

دعوت الی اللہ

- حجاج کو روکنے کی کوشش:
  - کچھ کفارِ مکہ عازمینِ حج کے مختلف راستوں پر بیٹھ گئے۔
  - ہر گزرنے والے کو آپ ﷺ کے "خطرے" سے آگاہ کرتے رہے۔
  - ابولہب بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے یہ کہتا کہ اس کی بات نہ ماننا یہ جھوٹا بددین ہے۔
  - اس دوڑ دھوپ کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اس حج سے اپنے گھروں کو واپس ہوئے تو ان کے علم میں یہ بات آچکی تھی کہ آپ ﷺ نے دعویِ نبوت کیا ہے اور یوں ان کے ذریعہ پورے دیارِ عرب میں آپ ﷺ کا چرچا پھیل گیا۔



مشرکین کی طرف سے محاذ آرائی اور ظلم و ستم

فہرست

مشرکین کی طرف سے محاذ آرائی

1. ہنسی، استہزاء، تکذیب

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ (الحجر: 6)

"اور کفار کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تُو تو دیوانہ ہے"۔

مشرکین کی طرف سے محاذ آرائی

2. تعلیمات میں شبہات پیدا کرنا

وَ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌۚۖ۴ (ص: 4)

"اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ہدایت کرنے والا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادو گر ہے جھوٹا"۔

وَ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا۵ (الفرقان: 5)

"یہ پہلوں کے افسانے ہیں جنہیں آپ نے لکھوالیا ہے۔ اب یہ آپ پر صبح وشام تلاوت کیے جاتے ہیں"۔

مشرکین کی طرف سے محاذ آرائی

3. قرآن سے روکنے کی کوشش

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ
وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (لقمان : 6)

"اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خرید تا ہے تا کہ (لوگوں کو) بے سمجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہو گا"۔

مشرکین کی طرف سے محاذ آرائی

4. سودے بازیاں:

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ (القلم : 9)

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کریں تو یہ بھی نرم ہو جائیں"۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

(الکافرون : 1-6)

ظلم و ستم

- رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی:
  - ذاتی عظمت کے علاوہ آپ ﷺ کو ابو طالب کی حمایت و حفاظت بھی حاصل تھی اور ابو طالب مکے کے ان گنے چنے لوگوں میں سے تھے جو اپنی ذاتی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے اتنے با عظمت تھے کہ کوئی شخص ان کا عہد توڑنے اور ان کے خانوادے پر ہاتھ ڈالنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا۔
  - اس صورتِ حال نے قریش کو سخت قلق، پریشانی اور کشمکش سے دوچار کر رکھا تھا۔
  - بالآخر مشرکین نے ابولہب کی سربراہی میں نبی ﷺ اور مسلمانوں پر ظلم وجَور کا آغاز کر دیا۔

ظلم و ستم

- ابو لہب کا کردار:
  - بعثت سے پہلے ابو لہب نے اپنے دو بیٹوں عُتبہ اور عُتیبہ کی شادی نبی ﷺ کی دو صاحبزادیوں رقیہ رضی اللہ عنہا اور اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے کی تھی لیکن بعثت کے بعد اس نے نہایت سختی اور درشتی سے ان دونوں کو طلاق دلوادی۔
  - جب نبی ﷺ کے دوسرے صاحبزادے عبد اللہ کا انتقال ہوا تو ابو لہب کو اس قدر خوشی ہوئی کہ وہ دوڑتا ہوا اپنے رفقاء کے پاس پہنچا اور انہیں یہ "خوشخبری" سنائی کہ محمد ﷺ ابتر (نسل بریدہ) ہو گئے ہیں۔

ظلم و ستم

- ابو لہب کا کردار:

  - ابو لہب نبی ﷺ کی تکذیب کے لیے بازاوں اور اجتماعات میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے لگا رہتا۔ اور صرف تکذیب ہی پر بس نہیں کرتا تھا بلکہ پتھر بھی مارتا رہتا تھا جس سے آپ ﷺ کی ایڑیاں خون آلود ہو جاتی تھیں۔
  - ابو لہب کی بیوی اُم جمیل نبی ﷺ کے راستے میں اور دروازے پر رات کو کانٹے ڈال دیا کرتی تھی۔ نبی ﷺ کے خلاف بدزبانی کرنا، لمبی چوڑی دَسیسہ کاری و افتراء پردازی سے کام لینا، فتنے کی آگ بھڑکانا، اور خوفناک جنگ بپا رکھنا اس کا شیوہ تھا۔

ظلم و ستم

- سرداران قریش کا رویہ:
  - عقبہ بن ابی معیط:

نبی ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ابو جہل اور اس کے کچھ رفقاء بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں بعض نے بعض سے کہا، کون ہے جو بنی فلاں کے اونٹ کی اوجھڑی لائے اور جب محمد ﷺ سجدہ کریں تو ان کی پیٹھ پر ڈال دے؟ اس پر قوم کا بدبخت ترین آدمی عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اوجھ لا کر انتظار کرنے لگا جب نبی ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے اسے آپ ﷺ کی پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان ڈال دیا۔ رسول اللہ ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے۔ سر نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ سے اوجھ ہٹا کر پھینکی۔

ظلم و ستم

- سرداران قریش کا رویہ:
  - اُمیّہ بن خلف:

اُمیّہ بن خلف کا وطیرہ تھا کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو لعن طعن کرتا۔

اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ (الھمزہ: 1)

ہر لعن طعن اور برائیاں کرنے والے کے لیے تباہی ہے۔

ظلم و ستم

- سرداران قریش کا رویہ:
  - ابو جہل:

ابو جہل رسول اللہ ﷺ کو اپنی بات سے اذیت پہنچاتا اور اللہ کی راہ سے روکتا تھا۔ پھر اپنی اس حرکت اور برائی پر ناز اور فخر کرتا ہوا جاتا تھا۔ اس شخص نے پہلے دن جب نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسی دن سے آپ ﷺ کو نماز سے روکتا رہا۔ وہ جب کسی معزز اور طاقتور آدمی کے مسلمان ہونے کی خبر سنتا تو اسے برا بھلا کہتا ذلیل و رسوا کرتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم و ستم

- **حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:**

حضرت ثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا چچا انہیں کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر نیچے سے دھواں دیتا تھا۔

- **حضرت بلال رضی اللہ عنہ:**

حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ امیہ ان کی گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کو دے دیتا تھا اور وہ انہیں مکے کے پہاڑوں میں گھماتے پھرتے تھے یہاں تک کہ گردن پر رسی کا نشان پڑ جاتا تھا۔ خود امیہ انہیں باندھ کر ڈنڈے سے مارتا تھا اور چلچلاتی دھوپ میں جبر اً بٹھائے رکھتا تھا۔ کھانا پانی بھی نہ دیتا بلکہ بھوکا پیاسا رکھتا تھا اور اس سے کہیں بڑھ کر یہ ظلم کرتا تھا کہ جب دوپہر کی گرمی شباب پر ہوتی تو مکہ کے پتھریلے کنکروں پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھوا دیتا۔ پھر کہتا خدا کی قسم تو اسی طرح پڑا رہے گا یہاں تک کہ مر جائے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس حالت میں بھی فرماتے اَحد اَحد۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم و ستم

- آلِ یاسر رضی اللہ عنہ:
  - ابو جہل سخت دھوپ کے وقت انہیں پتھریلی زمین پر لے جا کر اس کی تپش سے سزا دیتا۔
  - ایک بار انہیں اسی طرح سزا دی جا رہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آلِ یاسر صبر کرنا۔ تمہارا ٹھکانا جنت ہے"۔
  - حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ظلم کی تاب نہ لا کر وفات پا گئے
  - حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں ان کی شرمگاہ مُس ابو جہل نے نیزہ مارا اور وہ دم توڑ گئیں۔ یہ اسلام میں پہلی شہیدہ ہیں۔
  - حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کبھی دھوپ میں تپایا جاتا تو کبھی ان کے سینے پر سرخ پتھر رکھ دیا جاتا اور کبھی پانی میں ڈبو یا جاتا۔ ان سے مشرکین کہتے تھے کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی نہ دو گے یا لات و عُزّیٰ کے بارے میں کلمۂ خیر نہ کہو گے ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم و ستم

- خباب بن ارت رضی اللہ عنہ:
  - مشرکین انہیں طرح طرح کی سزائیں دیتے تھے۔ ان کے بال نوچتے تھے اور سختی سے گردن مروڑتے تھے۔ انہیں کئی بار دہکتے انگاروں پر لٹا کر اوپر سے پتھر رکھ دیا کہ وہ اٹھ نہ سکیں۔
- غلام اور کنیز:
  - زِنیرہ رضی اللہ عنہا اور نَہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی صاحبزادی اور اُمّ عُبَیس رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو مشرکین کے ہاتھوں اسی طرح کی سنگین سزاؤں سے دوچار ہوئیں جن کے چند نمونے ذکر کیے جا چکے ہیں۔
  - بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اونٹ اور گائے کی کچی کھال میں لپیٹ کر دھوپ میں ڈال دیا جاتا اور بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر جلتے ہوئے پتھر پر لٹا دیا جاتا تھا۔



ہجرت حبشہ اور
مشرکین کی سازشیں

فہرست

پہلی ہجرت حبشہ

- مسلمانوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ دن بہ دن بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ مسلمانوں کے لیے مکہ میں رہنا دوبھر ہو گیا۔
- ادھر رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ اَصحمہ نجاشی شاہِ حبش ایک عادل بادشاہ ہے، وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔
- اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ فتنوں سے اپنے دین کی حفاظت سے کے لیے حبشہ ہجرت کر جائیں۔
- رجب 5 نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہلے گروہ نے، جس میں 12 مرد اور 4 عورتیں تھیں، حبشہ کی جانب ہجرت کی۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے امیر تھے اور ان کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کے بعد یہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

پہلی ہجرت حبشہ

- اسی سال رمضان میں یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ ﷺ نے قریش کے سرداروں کے ایک بڑے مجمع کے سامنے اچانک کھڑے ہو کر سورۂ نجم کی تلاوت شروع فرمادی اور سورہ کے آخر میں سجدہ والی آیات تلاوت فرما کر ساتھ ہی سجدہ فرمایا تو مشرکین بھی بے اختیار سجدے میں گر پڑے۔
- بعد میں جب انہیں احساس ہوا تو انہوں نے یہ جھوٹ گھڑا کہ آپ ﷺ نے ان کے بتوں کا ذکر عزت و احترام سے کیا تھا۔
- مشرکین کے سجدہ کرنے کے اس واقعہ کی خبر حبشہ کے مہاجرین کو اپنی اصل صورت سے ہٹ کر کچھ اس طرح ہوئی کہ قریش مسلمان ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ماہِ شوال میں مکہ واپسی کی راہ لی۔
- جب مکہ سے ایک دن سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئے تو حقیقت آشکارا ہوئی۔ اس کے بعد کچھ لوگ تو واپس حبشہ پلٹ گئے اور کچھ لوگ چھپ چھپا کر قریش کے کسی آدمی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہوئے۔

دوسری ہجرت حبشہ

- اس کے بعد مہاجرین پر خصوصاً اور مسلمانوں پر عموماً قریش کا ظلم و تشدد اور بڑھ گیا۔
- رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر ہجرتِ حبشہ کا مشورہ دیا۔
- قریش اب کی بار پہلے سے ہی چوکنا تھے اور ایسی کسی کوشش کو ناکام بنانے کا تہیہ کیے ہوئے تھے۔
- لیکن مسلمان ان سے کہیں زیادہ مستعد ثابت ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے سفر آسان بنا دیا۔
- چنانچہ وہ قریش کی گرفت میں آنے سے پہلے ہی شاہِ حبش کے پاس پہنچ گئے۔
- اس دفعہ کل 82 مردوں اور 18 عورتوں نے ہجرت کی۔

نجاشی کے دربار میں

- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر:

اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے جو جاہلیت میں مبتلا تھی۔ ہم بت پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، قرابت داروں سے تعلق توڑتے تھے، ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے اور ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھا رہا تھا۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ اس کی عالی نسبی، سچائی، امانت اور پاکدامنی ہمیں پہلے سے معلوم تھی۔ اس نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم صرف ایک اللہ کو مانیں اور اسی کی عبادت کریں اور اس کے سوا جن پتھروں اور بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔

نجاشی کے دربار میں

- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر:

اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، قرابت جوڑنے، پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے اور حرام کاری وخونریزی سے باز رہنے کا حکم دیااور فواحش میں ملوث ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا۔اس نے ہمیں یہ بھی حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اس نے ہمیں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ ہم نے اس پیغمبر کو سچا مانا، اس پر ایمان لائے اور اس کے لائے ہوئے دین خداوندی میں اس کی پیروی کی۔

نجاشی کے دربار میں

- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر:

چنانچہ ہم نے صرف اللہ کی عبادت کی، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور جن باتوں کو اس پیغمبر نے حرام بتایا انہیں حرام مانا اور جن کو حلال بتایا انہیں حلال جانا۔ اس پر ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی۔ اس نے ہم پر ظلم و ستم کیا اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لئے فتنے اور سزاؤں سے دوچار کیا۔ تاکہ ہم اللہ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی کی طرف پلٹ جائیں اور جن گندی چیزوں کو حلال سمجھتے تھے انہیں پھر حلال سمجھنے لگیں۔ جب انہوں نے ہم پر بہت قہر و ظلم کیا، زمین تنگ کردی اور ہمارے درمیان اور ہمارے دین کے درمیان روک بن کر کھڑے ہوگئے تو ہم نے آپ کے ملک کی راہ لی اور دوسروں پر آپ کو ترجیح دیتے ہوئے آپ کی پناہ میں رہنا پسند کیا۔ اور یہ امید کی کہ اے بادشاہ! آپ کے پاس ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

نجاشی کے دربار میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وضاحت:

”ہم عیسی علیہ السلام کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئیں ہیں، یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں، اس کے رسول، اس کی روح اوراس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے کنواری پاکدامن حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا“۔

نجاشی کے دربار میں

- نجاشی کا تبصرہ:

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اس وضاحت پر نجاشی نے زمین سے ایک تنکہ اٹھایا اور بولا:
"خدا کی قسم! جو کچھ تم نے کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کے برابر بھی بڑھ کر نہ تھے"۔



مزید سازشیں

ابوطالب کو قریش کی دھمکی

- سرداران قریش ابوطالب کے پاس آئے اور بولے:

"ابوطالب! آپ ہمارے اندر سن و شرف اور اعزاز کے مالک ہیں۔ ہم نے آپ سے گزارش کی کہ اپنے بھتیجے کو روکیے، لیکن آپ نے نہیں روکا۔ آپ یاد رکھیں ہم اسے برداشت نہیں کرسکتے کہ ہمارے آباؤاجداد کو گالیاں دی جائیں، ہماری عقل و فہم کو حماقت زدہ قرار دیا جائے اور ہمارے خداؤں کی عیب چینی کی جائے۔ آپ انہیں روک دیجیے ورنہ ہم آپ سے اور اُن سے ایسی جنگ چھیڑ دیں گے کہ ایک فریق کا صفایا ہو کر رہے گا"۔

رسول اللہ ﷺ کی استقامت

"چچا جان! خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں
چاند رکھ دیں کہ میں اس کام کو اس حد تک پہنچائے بغیر چھوڑ دوں کہ یا تو اللہ اسے
غالب کر دے یا مَیں اسی راہ میں فنا ہو جاؤں تو نہیں چھوڑ سکتا"۔

ابو طالب کا جواب

" بھتیجے ! جاؤ جو چاہو کہو،
خدا کی قسم میں تمہیں کبھی بھی کسی بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا"۔

اور یہ اشعار کہے:

ترجمہ: " بخدا وہ لوگ تمہارے پاس اپنی جمعیت سمیت بھی ہر گز نہیں پہنچ سکتے۔ یہاں تک کہ میں مٹی میں دفن کر دیا جاؤں۔ تم اپنی بات کھلم کھلا کہو۔ تم پر کوئی قدغن نہیں، تم خوش ہو جاؤ اور تمہاری آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہو جائیں۔

قریش ابوطالب کے ہاں

- عُمارہ بن ولید بن مغیرہ کو پیش کیا گیا
- ابوطالب نے کہا:

"خدا کی قسم! کتنا برا سودا ہے جو تم لوگ مجھ سے کر رہے ہو! تم اپنا بیٹا مجھے دیتے ہو کہ میں اسے کھلاؤں پلاؤں، پالوں پوسوں اور میرا بیٹا مجھ سے طلب کرتے ہو کہ اسے قتل کر دو۔

خدا کی قسم! یہ نہیں ہو سکتا۔

بخدا تم لوگوں نے مجھ سے انصاف کی بات نہیں کی ہے بلکہ تم بھی میرا ساتھ چھوڑ کر میرے مخالف لوگوں کی مدد پر تُلے بیٹھے ہو تو ٹھیک ہے جو چاہو کرو"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی سازش

- قریش کے سرکش مشرکین نبی ﷺ کے خاتمے کی مختلف سازشیں کرتے رہتے۔
- ایک روز ابولہب کا بیٹا عتیبہ آپ ﷺ پر ایذا رسانی کے ساتھ مسلط ہو گیا، آپ ﷺ کا کرتا پھاڑ دیا۔ اس موقع پر نبی ﷺ نے اس کے لیے بد دعا کی جس کے نتیجہ میں بعد ازاں ایک شیر نے اس کا کام تمام کر ڈالا۔
- ایک مرتبہ ابوجہل نے ایک بھاری پتھر سے آپ ﷺ کا سر کچلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جب قریب پہنچا تو نہایت خوفزدہ ہو کر واپس بھاگا۔ مشرکین کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایک نہایت خوفناک اونٹ اس کے آڑے آگیا تھا جو اسے کھا جانا چاہتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش

- ایک روز نبی ﷺ خانہ کعبہ کے پاس حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آگیا۔ اس نے آتے ہی اپنا کپڑا آپ ﷺ کی گردن میں ڈال کر نہایت سختی کے ساتھ آپ ﷺ کا گلا گھونٹا۔ اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آ پہنچے۔ اور انہوں نے اس کے دونوں کندھے پکڑ کر دھکا دیا اور اسے نبی ﷺ سے دور کرتے ہوئے فرمایا: اَتَقتُلُونَ رَجُلاً اَن یَّقُولَ رَبِّیَ اللہ "تم لوگ ایک آدمی کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے"۔



حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

فہرست

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لاتے ہیں

- ایک روز ابو جہل کوہِ صفا کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی اور سخت سست کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ایک پتھر دے مارا جس سے خون بہہ نکلا۔
- عبد اللہ بن جُدعان کی ایک کنیز کوہِ صفا پر واقع اپنے مکان سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کمان حمائل لیے شکار سے واپس تشریف لائے تو اس نے ان سے ابو جہل کی ساری حرکت کہہ سنائی۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غصے سے بھڑک اٹھے اور مسجد حرام میں داخل ہو کر سیدھے ابو جہل کے سر پر جا کھڑے ہوئے اور بولے: "تو میرے بھتیجے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں بھی اس کے دین پر ہوں"۔
- اس کے بعد کمان سے اس زور کی مار ماری کہ ابو جہل کے سر پر بدترین قسم کا زخم آگیا۔
- ابتداً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام محض اس حمیت کے طور پر تھا کہ ان کے عزیز کی توہین کیوں کی گئی لیکن پھر اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا اور انہوں نے اسلام کا کڑا مضبوطی سے تھام لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ میں نماز کے اندر سورۂ حاقہ کی تلاوت فرمارہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن سننے لگے اور اس کی تالیف پر حیرت زدہ رہ گئے۔
- رسول اللہ ﷺ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا
- اس کے بعد ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا کام تمام کرنے کی نیت سے تلوار لے کر نکلے۔
- راستے میں کسی آدمی نے ارادہ پوچھا تو بتایا کہ محمد ﷺ کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا: پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تمہارا دین چھوڑ کر بے دین ہو چکے ہیں۔
- یہ سن کر غصے سے بے قابو ہو گئے اور سیدھے بہن بہنوئی کی طرف رخ کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

- وہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سورۂ طٰہٰ پر مشتمل ایک صحیفہ پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ سنی تو گھر کے اندر چھپ گئے۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہن اور بہنوئی کو دیکھ کر کہا لگتا ہے تم دونوں بے دین ہو چکے ہو؟
- بہنوئی نے کہا: اگر حق تمہارے دین کے بجائے کسی اور دین میں ہو تو؟
- یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہنوئی پر چڑھ بیٹھے اور انہیں بری طرح کچل دیا۔
- بہن نے اپنے شوہر کو بچانے کی کوشش کی تو انہیں ایسا مارا کہ ان کے سر پر چوٹ آئی اور چہرہ خون آلود ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

- بہن نے جوشِ غضب میں کہا: عمر! اگر تیرے دین کے بجائے دوسرا دین ہی برحق ہو تو؟ اَشهدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰه "میں شہادت دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"۔
- یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر مایوسی کے بادل چھاگئے اور انہیں اپنی بہن کے چہرے پر خون دیکھ کر شرم وندامت بھی محسوس ہوئی۔ کہنے لگے: "اچھا یہ کتاب جو تمہارے پاس ہے ذرا مجھے بھی پڑھنے کو دو"۔ بہن نے کہا: "تم پہلے غسل کرو"۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھیں تو کہنے لگے یہ تو بڑا عمدہ اور بڑا محترم کلام ہے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

- حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ فقرے سن کر باہر آگئے اور کہنے لگے عمر خوش ہو جاؤ مجھے امید ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق جو دعا کی تھی یہ اسی کا اثر ہے۔
- یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہوئے کہا:

اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلاللهُ وَ اَنَّكَ رَسُولُ الله

"میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں
اور یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"۔

قریش کا نمائندہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

- **عتبہ بن ربیعہ کی پیشکش:**

بھتیجے! یہ معاملہ جسے تم لے کر آئے ہو اگر اس سے تم یہ چاہتے ہو کہ مال حاصل کرو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کیے دیتے ہیں کہ تم ہم میں سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اور اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اعزاز و مرتبہ حاصل کرو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنائے لیتے ہیں یہاں تک کہ تمہارے بغیر کسی معاملہ کا فیصلہ نہ کریں گے اور اگر تم چاہتے ہو کہ بادشاہ بن جاؤ تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنائے لیتے ہیں اور اگر یہ جو تمہارے پاس آتا ہے کوئی جن بھوت ہے جسے تم دیکھتے ہو لیکن اپنے آپ سے دفع نہیں کر سکتے تو ہم تمہارے لیے اس کا علاج تلاش کیے دیتے ہیں اور اس سلسلے میں ہم اپنا اتنا مال خرچ کرنے کو تیار ہیں کہ تم شفایاب ہو جاؤ کیوں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن بھوت انسان پر غالب آجاتا ہے اور اس کا علاج کروانا پڑتا ہے۔

قریش کا نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

- رسول اللہ ﷺ سورۂ حم السجدہ (فصلت) سناتے ہیں:

عتبہ یہ باتیں کہتا رہا اور رسول اللہ ﷺ سنتے رہے۔ جب فارغ ہو چکا تو آپ نے فرمایا:
"ابو الولید تم فارغ ہو گئے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب میری سنو"۔

اس نے کہا: ٹھیک ہے سنوں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

قریش کا نمائندہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

- رسول اللہ ﷺ سورۂ حم السجدہ (فصلت) سناتے ہیں:

حٰمٓ ۞ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۞ وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ۞

(حٰم السجدۃ:1-5)

"حم۔ یہ رحمان ورحیم کی طرف سے نازل کی ہوئی ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ عربی قرآن ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن اکثر لوگوں نے اعراض کیا اور وہ سنتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے لئے ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے"۔

قریش کا نمائندہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

- رسول اللہ ﷺ سورۂ حم السجدہ (فصلت) سناتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ آگے پڑھتے جارہے تھے اور عتبہ اپنے دونوں ہاتھ پیچھے زمین پر ٹیکے چپ چاپ سنتا جارہا تھا۔ جب آپ ﷺ سجدے کی آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر فرمایا:

"ابوالولید! تمہیں جو کچھ سنناتھا سن چکے اب تم جانو اور تمہارا کام جانے"۔

قریش کا نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

- **عتبہ کا واپس آکر اپنی قوم کو جواب:**

"میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے کہ ویسا کلام واللہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ خدا کی قسم وہ نہ شعر ہے نہ جادو، نہ کہانت۔ قریش کے لوگو! میری بات مانو اور اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو۔ (میری رائے یہ ہے کہ) اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ کر الگ تھلگ بیٹھ رہو۔ خدا کی قسم میں نے اس کا جو قول سنا ہے اس سے کوئی زبردست واقعہ رُونما ہو کر رہے گا۔ پھر اگر اس شخص کو عرب نے مار ڈالا تو تمہارا کام دوسروں کے ذریعے انجام پا جائے گا۔ اور اگر یہ شخص عرب پر غالب آگیا تو اس کی بادشاہت اور اس کی عزت تمہاری عزت ہو گی اور اس کا وجود سب سے بڑھ کر تمہارے لیے سعادت کا باعث ہو گا"۔ لوگوں نے کہا: ابو الولید خدا کی قسم تم پر بھی اس کی زبان کا جادو چل گیا۔ عتبہ نے کہا: "اس شخص کے بارے میں میری رائے یہی ہے اب تمہیں جو ٹھیک معلوم ہو کرو"۔



شدت مصائب و غم

فہرست

ابو طالب بنی ھاشم کو جمع کرتے ہیں

- ابو طالب کو اپنے بھتیجے کے متعلق برابر خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ پچھلے واقعات پر برابر غور کر رہے تھے۔ مشرکین نے انہیں مقابلہ آرائی کی دھمکی دی تھی۔ پھر ان کے بھتیجے کو عمارہ بن ولید کے عوض حاصل کر کے قتل کرنے کے لیے سودے بازی کی کوشش کی تھی۔ ابو جہل ایک بھاری پتھر لے کر ان کے بھتیجے کا سر کچلنے اٹھا تھا۔ عقبہ بن ابی معیط نے چادر لپیٹ کر گلا گھونٹنے اور مار ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ خطاب کا بیٹا تلوار لے کر ان کا کام تمام کرنے نکلا تھا۔

ابو طالب بنی ھاشم کو جمع کرتے ہیں

- ابو طالب نے جب دیکھا کہ قریش ہر جانب سے ان کے بھتیجے کی مخالفت پر تُل پڑے ہیں تو انہوں نے اپنے جدِّ اعلیٰ عبد مناف کے دو صاحبزادوں ہاشم اور مطّلب سے وجود میں آنے والے خاندانوں کو جمع کیا اور انہیں دعوت دی کہ اب تک وہ اپنے بھتیجے کی حفاظت وحمایت کا جو کام تنہا انجام دیتے رہے ہیں اب اسے سب مل کر انجام دیں۔ ابو طالب کی یہ بات عربی حمیّت کے پیشِ نظر ان دونوں خاندانوں کے سارے مسلم اور کافر افراد نے قبول کی سوائے ابولہب کے۔

مکمل بائیکاٹ

- ظلم وستم کی سنگینی
- مشرکین کی طرف سے رسول اللہ ﷺ ،بنی ہاشم اور بنی مطلب کا معاشرتی بائیکاٹ

یہ عہد وپیمان کیا کہ:

- نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے،
- نہ ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں گے،
- نہ ان کے گھروں میں جائیں گے،
- نہ خرید وفروخت کریں گے،
- نہ ان سے میل جول رکھیں گے،
- نہ ان سے بات چیت کریں گے

مکمل بائیکاٹ

- مشرکین نے اس بائیکاٹ کی دستاویز کے طور پر ایک صحیفہ لکھا
- جس میں اس بات کا عہد و پیمان کیا گیا تھا کہ وہ بنی ہاشم کی طرف سے کبھی بھی کسی صلح کی پیش کش قبول نہ کریں گے
- نہ ان کے ساتھ کسی طرح کی مروّت برتیں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے مشرکین کے حوالے نہ کر دیں۔

مکمل بائیکاٹ

- شعب ابی طالب میں
  - اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنی ہاشم اور بنی مطّلب کے سارے افراد سمٹ سمٹا کر شعبِ ابی طالب میں محبوس ہوگئے یہ نبی ﷺ کی بعثت کے ساتویں سال محرم کی چاند رات کا واقعہ ہے۔
  - حالات نہایت سنگین ہوگئے۔ غلّے اور سامانِ خورد نوش کی آمد بند ہوگئی۔ کیوں کہ مکے میں جو غلّہ آتا تھا اسے مشرکین لپک کر خرید لیتے تھے۔ اس لیے محصورین کی حالت نہایت پتلی ہوگئی۔ انہیں پتّے اور چمڑے کھانے پڑے۔ فاقہ کشی کا حال یہ تا کہ بھوک سے بلکتے بچوں اور عورتوں کی آوازیں گھاٹی کے باہر سنائی پڑتی تھیں۔ ان کے پاس بمشکل ہی کوئی چیز پہنچ پاتی تھی، وہ بھی پسِ پردہ۔

مکمل بائیکاٹ

- ان حالات پر پورے تین برس گزر جاتے ہیں
کچھ لوگ اگر اس عہد و پیمان سے راضی تھے تو کچھ ناراض بھی تھے اور ان ہی ناراض لوگوں نے اس صحیفے کو چاک کرنے کی تگ ودَو کی۔ اس کا اصل محرک قبیلہ بنو عامر بن لوئی کا ایک شخص ہشام بن عمرو تھا جو رات کی تاریکی میں چپکے چپکے شعب ابی طالب کے اندر غلّہ بھیج کر ان کی مدد کرتا تھا۔ اس نے اپنے ہم خیال چار افراد کو جمع کیا اور صحیفہ چاک کرنے کا عہد و پیمان کیا۔ صبح ہوئی تو ان میں سے ایک زہیر نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا "مکے والو! کیا ہم کھانا کھائیں، کپڑے پہنیں اور بنو ہاشم تباہ و برباد ہوں، نہ ان کے ہاتھ کچھ بیچا جائے نہ ان سے کچھ خریدا جائے۔ خدا کی قسم میں بیٹھ نہیں سکتا یہاں تک کہ اس ظالمانہ صحیفے کو چاک کر دیا جائے۔ پھر چاروں افراد نے بھی اسی طرح کی بات کی۔

مکمل بائیکاٹ

- صحیفہ چاک کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کی ذریعہ یہ خبر دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے کیڑے بھیج دیئے ہیں جو اللہ کے نام کے سوا پورے صحیفہ کو چٹ کر گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے چچا کو یہ بات بتائی تو انہوں نے قریش کو یہ خبر دی اور کہا کہ اگر اُن کا بھتیجا جھوٹا ثابت ہوا تو ہم تمہارے اور اس کے درمیان سے ہٹ جائیں گے لیکن اگر وہ سچا ثابت ہوا تو تمہیں ہمارے بائیکاٹ اور ظلم سے باز آنا ہو گا۔ قریش نے ان کی یہ تجویز مان لی۔ جب صحیفہ دیکھا گیا تو واقعی کیڑوں نے اس کا صفایا کر دیا تھا صرف جہاں اللہ کا نام تھا وہ بچا ہوا تھا۔ مشرکین نے آپ کی نبوت کی ایک عظیم نشانی دیکھی لیکن ایمان نہ لائے۔

وَاِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَ یَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿۲﴾ (القمر: 2)

”اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو رُخ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا پھرتا جادو ہے“۔

قریش کا آخری وفد ابو طالب کی خدمت میں

- ابو طالب کو سخت بیماری نے آن پکڑا۔ اس موقع پر مشرکین نے سوچا کہ اگر ابو طالب کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بھتیجے پر کوئی زیادتی کی تو بڑی بدنامی ہو گی۔ اس لیے ابو طالب کے سامنے ہی نبی ﷺ سے کوئی معاملہ طے ہو جانا چاہیے۔ اس سلسلہ میں وہ بعض رعایتیں بھی دینے کے لیے تیار ہو گئے جس پر اب تک راضی نہ تھے۔ چنانچہ ان کا ایک وفد ابو طالب کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ ان کا آخری وفد تھا۔ انہوں نے کہا:

قریش کا آخری وفد ابو طالب کی خدمت میں

"اے ابو طالب! ہمارے درمیان آپ کا جو مرتبہ و مقام ہے اسے آپ بخوبی جانتے ہیں اور اب آپ جس حالت سے گزر رہے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ آپ کے آخری ایام ہیں۔ ادھر ہمارے اور آپ کے بھتیجے کے درمیان جو معاملہ چل رہا ہے اس سے بھی آپ واقف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں بلائیں اور ان کے بارے میں ہم سے کچھ عہد و پیمان لیں اور ہمارے بارے میں ان سے عہد و پیمان لیں یعنی وہ ہم سے دستکش رہیں اور ہم ان سے دستکش رہیں۔ وہ ہم کو ہمارے دین پر چھوڑ دیں اور ہم ان کو ان کے دین پر چھوڑ دیں"۔

قریش کا آخری وفد ابو طالب کی خدمت میں

- صرف ایک کلمہ کی دعوت

جواب میں رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وفد کو مخاطب کر کے فرمایا: "آپ لوگ یہ بتائیں کہ اگر میں ایک ایسی بات پیش کروں جس کے اگر قائل ہو جائیں تو عرب کے بادشاہ بن جائیں اور عجم آپ کے زیر نگیں آجائے تو آپ کی رائے کیا ہو گی؟" اس پر ابو جہل نے کہا: "اچھا بتاؤ تو وہ بات ہے کیا؟ تمہارے باپ کی قسم! ایسی ایک بات کیا دس باتیں بھی پیش کرو تو ہم ماننے کو تیار ہیں"۔ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "آپ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں اور اللہ کے سوا جو کچھ پوجتے ہیں اسے چھوڑ دیں"۔

قریش کا آخری وفد ابو طالب کی خدمت میں

- مشرکین کا رد عمل

اس پر انہوں نے ہاتھ پیٹ پیٹ کر اور تالیاں بجا بجا کر کہا: "محمد (ﷺ) تم یہ چاہتے ہو کہ سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی خدا بنا ڈالو؟ واقعي تمہارا معاملہ بڑا عجیب ہے"۔ پھر آپس میں ایک دوسرے سے بولے: "خدا کی قسم یہ شخص تمہاری کوئی بات ماننے کو تیار نہیں۔ لہٰذا چلو اور اپنے آباؤ اجداد کے دین پر ڈٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ فرمادے"۔

عام الحزن: سن 10 نبوی

- ابو طالب کی وفات

جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں ابو جہل بھی موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "چچا جان! آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجیے۔ بس ایک کلمہ جس کے ذریعہ میں اللہ کے پاس آپ کے لیے حجت پیش کر سکوں گا"۔ ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ نے کہا: ابو طالب کیا عبد المطّلب کی ملّت سے رُخ پھیر لو گے؟" پھر یہ دونوں برابر ان سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ آخری بات جو ابو طالب نے لوگوں سے کہی یہ تھی کہ "عبد المطّلب کی ملّت پر"۔ نبی ﷺ نے فرمایا" میں جب تک آپ سے روک نہ دیا جاؤں آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

عام الحزن: سن 10 نبوی

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

"نبی (ﷺ) اور اہل ایمان کے لیے درست نہیں کہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں، اگرچہ وہ قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں"۔

(التوبہ: 113)

عام الحزن: سن 10 نبوی

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات

جناب ابو طالب کی وفات کے دو ماہ بعد حضرت اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ بھی انتقال فرما گئیں۔ ان کی وفات نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضان میں ہوئی۔ اس وقت وہ 65 برس کی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کی 50 ویں منزل میں تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بڑی گرانقدر نعمت تھیں۔ کوئی رنج و قلق کا وقت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تڑپ اٹھتیں، سنگین اور مشکل حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت پہنچاتیں، تبلیغ رسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتیں اور اس تلخ ترین جہاد کی سختیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریکِ کار رہتیں، اور اپنی جان و مال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہی و غم گساری کرتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

عام الحزن: سن 10 نبوی

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات

"جس وقت لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جس وقت لوگوں نے مجھے جھٹلایا انہوں نے میری تصدیق کی، جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا انہوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی اور دوسری بیویوں سے کوئی اولاد نہ دی"۔

- غم ہی غم

سن 10 نبوی

- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد شوال 10 نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جو کہ ایک بیوہ خاتون تھیں۔ یہ ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئی تھیں اور دوسری ہجرتِ حبشہ کے موقع پر ہجرت بھی کی۔ ان کے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا۔ وہ بھی قدیم الاسلام تھے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کی رفاقت میں حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی لیکن وہ حبشہ ہی میں انتقال کر گئے۔ اس کے بعد جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی عدت ختم ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کا پیغام دیا۔



ایمان کی شعائیں مکہ سے باہر
اور
واقعہ طائف

فہرست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- ابو طالب کے بعد ابو لہب قریش کا سردار بن گیا
- شوال 10 نبوی میں نبی ﷺ طائف تشریف لے گئے کہ ممکن ہے کہ وہاں لوگ آپ کی دعوت قبول کرلیں، آپ کو پناہ دے دیں اور آپ کی قوم کے خلاف آپ کی مدد کریں لیکن وہاں نہ کوئی پناہ دہندہ ملا نہ مدد گار، بلکہ اُلٹے انہوں نے سخت اذیت پہنچائی اور ایسی بدسلوکی کی کہ خود آپ ﷺ کی قوم نے ویسی بدسلوکی نہ کی تھی۔
- طائف مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ ﷺ نے یہ مسافت آتے جاتے پیدل طے فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ تھے۔ راستے میں جس قبیلے سے گزر ہوتا اسے اسلام کی دعوت دیتے لیکن کسی نے بھی یہ دعوت قبول نہ کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

مخالفین کی زبان درازی

- جب طائف پہنچے تو قبیلہ ثقیف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے جو آپس میں بھائی تھے
- آپ ﷺ نے انہیں اللہ کی اطاعت اور اسلام کی مدد کی دعوت دی۔
- جواب میں ایک نے کہا کہ وہ کعبے کا پردہ پھاڑے اگر اللہ نے تمہیں رسول بنایا ہو۔
- دوسرے نے کہا: کیا اللہ کو تمہارے علاوہ کوئی اور نہ ملا؟
- تیسرے نے کہا: میں تم سے ہرگز بات نہ کروں گا۔ اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو تمہاری بات رد کرنا میرے لیے انتہائی خطرناک ہے اور اگر تم نے اللہ پر جھوٹ گھڑ رکھا تو پھر مجھے تم سے بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔
- یہ جواب سن کر آپ ﷺ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صرف اتنا فرمایا: تم لوگوں نے جو کچھ کیا کیا، بہرحال اسے پس پردہ ہی رکھنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے طائف میں دس دن قیام فرمایا۔
- اس دوران آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ایک ایک سردار کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے گفتگو کی لیکن سب کا ایک ہی جواب تھا کہ تم ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔
- بلکہ انہوں نے اپنے اوباش لڑکوں کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے لگا دیا جو گالیاں دیتے، تالیاں پیٹتے اور شور مچاتے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے لگ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنی بھیڑ جمع ہو گئی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے راستے کے دونوں جانب لائن لگ گئی۔
- پھر گالیوں اور بدزبانیوں کے ساتھ ساتھ پتھر بھی چلنے لگے جس سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ایڑی پر اتنے زخم آئے کہ دنوں جوتے خون میں تر بتر ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- ادھر حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ ڈھال بن کر چلتے ہوئے پتھروں کو روک رہے تھے جس سے ان کے سر میں کئی جگہ چوٹ آئی۔
- بد معاشوں نے یہ سلسلہ برابر جاری رکھا یہاں تک کہ آپ کو ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شَیبہ کے ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ یہ باغ طائف سے تین میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ جب آپ نے یہاں پناہ لی تو بھیڑ واپس چلی گئی۔
- ادھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربیعہ کے بیٹوں نے اس حالتِ زار میں دیکھا تو ان کے جذبۂ قرابت میں حرکت پیدا ہوئی اور انہوں نے ایک عیسائی غلام کو جس کا نام عَداس تھا بلا کر کہا کہ اس انگور سے ایک گچھا لو اور اس شخص کو دے آؤ۔
- جب اس نے انگور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کیا۔

رسول اللہ ﷺ طائف میں

- عداس نے کہا: "یہ جملہ تو اس علاقے کے لوگ نہیں بولتے"۔
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور تمہارا دین کیا ہے؟"
- اس نے کہا: "میں عیسائی ہوں اور نیویٰ کا باشندہ ہوں"۔
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا! تم مردِ صالح یونس بن متی کی بستی کے رہنے والے ہو؟"
- اس نے کہا: "آپ ﷺ یونس بن متی کو کیسے جانتے ہیں؟"
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ میرے بھائی تھے۔ وہ نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں"
- یہ سن کر عداس رسول اللہ ﷺ پر جھک پڑا اور آپ کے سر اور ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- اللہ کے حضور التجا

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِي ، وَقِلَّةَ حِيلَتِي ، وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ! أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَأَنْتَ رَبِّي ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا أُبَالِي ، وَلَكِنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ أَوْسَعُ لِي ، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ أَنْ تُنْزِلَ بِي غَضَبَكَ ، أَوْ يَحِلَّ عَلَيَّ سُخْطُكَ ، لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- اللہ کے حضور التجا

بار الہا! میں تجھ ہی سے اپنی کمزوری و بے بسی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ تندی سے پیش آئے؟ یا کسی دشمن کے جس کو تو نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لیے زیادہ کشادہ ہے۔ میں تیرے چہرے کے اس نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس پر دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوئے کہ تو مجھ پر اپنا غضب نازل کرے، یا تیرا عتاب مجھ پر وارد ہو۔ تیری ہی رضا مطلوب یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- جنات کا قبولِ اسلام

وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْاۚ فَلَمَّا
قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۰﴾ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ
اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۱﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- جنات کا قبولِ اسلام

اور جب کہ ہم نے آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو پھیرا کہ وہ قرآن سنیں تو جب وہ (تلاوت) قرآن کی جگہ پہنچے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ چپ ہو جاؤ؛ پھر جب اس کی تلاوت پوری کی جا چکی تو وہ اپنی قوم کی طرف عذاب الٰہی سے ڈرانے والے بن کر پلٹے۔ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے۔ اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں

- مکہ میں آمد
- مطعم بن عدی کی پناہ میں

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- 10 نبوی میں موسم حج میں دعوت

رسول اللہ ﷺ طائف سے مکہ تشریف لائے اور یہاں افراد اور قبائل کو پھر سے اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔

موسم حج قریب تھا اس لیے فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے دور ونزدیک ہر جگہ سے پیدل اور سواروں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس موقعے کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک قبیلے کے پاس جا کر اسے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- ایمان کی شعائیں مکہ سے باہر

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قبائل اور وفود پر اسلام پیش کیا اسی طرح افراد اور اشخاص کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ پھر اسی موسم حج کے کچھ عرصے بعد کئی افراد نے اسلام قبول کیا:

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- سُوَید رضی اللہ عنہ بن صامت

یہ شاعر تھے۔ گہری سوجھ بوجھ کے حامل اور یثرب کے باشندے تھے۔ یہ حج یا عمرہ کے لیے مکہ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور مدینہ پلٹ کر آئے ہی تھے کہ جنگ بُعاث چھڑ گئی اور اسی میں قتل کر دیئے گئے۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- اِیاس بن معاذ

یہ بھی یثرب کے باشندے تھے اور نو خیز نوجوان تھے۔ 11 نبوی میں جنگِ بُعاث سے کچھ پہلے اَوس کا ایک وفد خزرج کے خلاف قریش سے حلف و تعاون کی تلاش میں مکہ آیا تھا، آپ بھی اسی کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو وفد کی آمد کا علم ہوا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: "آپ لوگ جس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں کیا اس سے بہتر چیز قبول کر سکتے ہیں؟ پھر انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن کی تلاوت فرمائی۔ اِیاس بولے اے قوم یہ خدا کی قسم اس سے بہتر ہے جس کے لیے آپ لوگ یہاں تشریف لائے ہیں۔ لیکن وفد کے ایک رکن ایک مٹھی مٹی اٹھا کر ایاس کے منہ پر دے ماری۔ وفد قریش کے ساتھ حلف و تعاون کا معاہدہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور ناکام مدینہ واپس لوٹ گیا۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- اِیاس بن معاذ

مدینہ پلٹنے کے تھوڑے ہی دن بعد ایاس انتقال کر گئے۔ وہ اپنی وفات کے وقت تہلیل و تکبیر اور حمد و تسبیح کر رہے تھے اس لیے لوگوں کو یقین ہے کہ ان کی وفات اسلام پر ہوئی۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ:

یہ یثرب کے اطراف میں سکونت پذیر تھے۔ جب سُوید بن صامت اور اِیاس بن معاذ کے ذریعہ یثرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو ملاقات کے لیے مکہ چلے گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے نہ تھے اور یہ بھی گوارانہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی سے پوچھتے۔ آخر کار حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا۔ انہوں نے معلوم کیا تو ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا سنا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پیش کرنے کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام پیش فرمایا تو وہیں مسلمان ہو گئے۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو دَوسی:

یہ شریف انسان شاعر، سوجھ بوجھ کے مالک اور قبیلہ دَوس کے سردار تھے۔ نبوت کے گیارہویں سال مکہ تشریف لائے تو قریش نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا اور ان کی کوئی بات نہ سننے کا مشورہ دیا جو کہ انہوں نے مان لیا۔ یہاں تک کہ جب صبح مسجد حرام گئے تو کان میں روئی ٹھونس رکھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ان کے کان میں نہ پڑ جائے لیکن اللہ کو منظور تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتیں انہیں سنا ہی دے چنانچہ انہوں نے قرآن سنا۔ پھر سوچا کہ میں ایک سوجھ بوجھ رکھنے والا شاعر آدمی ہوں کیوں نہ اس شخص کی بات سنوں؟ اگر اچھی ہوئی تو قبول کرلوں گا بری ہوئی تو چھوڑ دوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اسلام پیش کیا اور قرآن کی تلاوت فرمائی۔ چنانچہ وہیں اسلام قبول کرلیا۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو دَوسی:

پھر آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میری قوم میں میری بات مانی جاتی ہے میں ان کے پاس پلٹ کر جاؤں گا اور انہیں اسلام کی دعوت دوں گا لہٰذا آپ ﷺ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے کوئی نشانی دے دے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

پھر انہوں نے اپنے والد اور اپنی بیوی کو اسلام کی دعوت دی اور وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ لیکن قوم نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی مگر یہ مسلسل کوشاں رہے یہاں تک کہ غزوۂ خندق کے بعد جب انہوں نے ہجرت فرمائی تو ان کے ساتھ قوم کے ستر یا اسی افراد تھے۔ انہوں نے جنگِ یمامہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- ضماد رضی اللہ عنہ ازدی:

یہ یمن کے باشندے تھے۔ جھاڑ پھونک کرنا اور آسیب اتارنا ان کا کام تھا۔ مکہ آئے تو وہاں کے احمقوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاگل ہیں۔ سوچا کیوں کہ اس شخص کے پاس چلوں ہو سکتا ہے اللہ میرے ہی ہاتھوں سے اسے شفا دے دے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کی اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آسیب اتارنے کے لیے جھاڑ پھونک کیا کرتا ہوں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی ضرورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب چند کلمات ارشاد فرمائے جس میں اللہ کی حمد و ثناء اور اپنی رسالت کی گواہی دی۔ ضماد نے کہا ذرا اپنے یہ کلمات مجھے پھر سنا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرایا۔ اس کے بعد ضماد نے کہا میں کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں کی بات سن چکا ہوں لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان جیسے کلمات کہیں نہیں سنے۔ اور پھر اسلام قبول کر لیا۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- یثرب کے 6 افراد
- 11 نبوی کا موسم حج

اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا تھا اس کے تئیں نبی ﷺ رات کی تاریکی میں قبائل کے پاس تشریف لے جاتے تا کہ کوئی مشرک رکاوٹ نہ ڈال سکے۔

قبائل اور افراد کو دعوت اسلام

- منیٰ کی گھاٹی میں یثرب کے 6 افراد

اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا منیٰ کی گھاٹی میں یثرب کے 6 نوجوانوں پر سے گزر ہوا جو قبیلہٴ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے حلیف یہود سے سن رکھا تھا کہ ایک نبی بھیجا جانے والا ہے جن کی معیت میں ہم تمہیں عادِ ارم کی طرح قتل کر ڈالیں گے۔

آپ ﷺ نے ان کے سامنے اسلام کی حقیقت بیان فرمائی تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ یہ تو وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کا حوالہ دے کر یہود تمہیں دھمکیاں دیا کرتے تھے۔ لہٰذا یہود تم پر سبقت نہ لے جانے پائیں۔ اس کے بعد انہوں نے فوراً آپ ﷺ کی دعوت قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے۔



اسراء اور معراج

فہرست

عروج کی الٰہی تدبیر

- جب زمین والوں نے آپ ﷺ کو ناکام کرنے اور آپ ﷺ کی محنت کو مٹانے کی انتہا کرڈالی تو آسمان وزمین کے رب نے آپ ﷺ کے عروج کی انتہا کا فیصلہ فرمایا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

پہلا آسمان:

- آپ ﷺ نے انسانوں کے والد حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا، اور انہیں سلام کیا
- انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا کہا، سلام کا جواب دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔
- اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے دائیں جانب سعادت مندوں کی روحیں اور بائیں جانب بدبختوں کی روحیں دکھلائیں۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

دوسرا آسمان

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن حضرت مریم علیہا السلام کو دیکھا۔ دونوں سے ملاقات کی اور سلام کیا۔
- دونوں نے سلام کا جواب دیا، مبارکباد دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

تیسرا آسمان

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور سلام کیا۔
- انہوں نے جواب دیا، مبارکباد دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

چوتھا آسمان

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا۔
- انہوں نے جواب دیا، مرحبا کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

پانچواں آسمان

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا۔
- انہوں نے جواب دیا، مبارکباد دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

چھٹا آسمان

- آپ ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔
- انہوں نے مرحبا کہا اور اقرار نبوت کیا۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھے تو وہ رونے لگے، ان سے کہا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اسلئے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث کیا گیا اور اس کی امّت کے لوگ میری امّت کے لوگوں سے بہت زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

ساتواں آسمان

- آپ ﷺ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔
- انہوں نے جواب دیا، مبارکباد دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

ساتوں آسمانوں کی سیر

- اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک لیجایا گیا۔
- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیت المعمور کو ظاہر کیا گیا۔
- پھر خدائے جبّار جلّ جلالہ کے دربار میں پہنچایا گیا۔

نماز کا تحفہ

- پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔
- اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کائنات سے تخفیف کرنے کی التجا کا مشورہ دیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا گویا ان سے مشورہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپ چاہیں۔ اسکے بعد حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبّار تبارک تعالیٰ کے حضور لے گئے۔

نماز کا تحفہ

- اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر واپسی پر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے مزید تخفیف کی التجا کا مشورہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت برابر جاری رہی یہاں تک کہ اللہ عزّ و جل نے صرف پانچ نمازیں باقی رکھیں۔ اسکے بعد بھی موسیٰ علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپسی اور طلب تخفیف کا مشورہ دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب مجھے اپنے رب سے شرم محسوس ہو رہی ہے۔
- ایک اور اہم تحفہ۔۔۔ البقرہ کی آخری دو آیات کا تحفہ

واقعات و مشاہدات

- آپ ﷺ نے مالک، داروغۂ جہنم کو بھی دیکھا جو ہنستا نہ تھا اور نہ اس کے چہرے پر خوشی اور بشاشت تھی۔
- آپ ﷺ نے جنت اور جہنم بھی دیکھی۔
- آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جو یتیموں کا مال ظلماً کھا جاتے ہیں۔ ان کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹوں کی طرح تھے اور وہ اپنے منہ میں پتھر کے ٹکڑوں جیسے انگارے ٹھونس رہے تھے جو دوسری جانب ان کے پیٹ سے باہر نکل رہے تھے۔

واقعات و مشاہدات

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوروں کو بھی دیکھا۔ ان کے پیٹ اتنے بڑے بڑے تھے کہ وہ اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتے تھے اور جب آگ کو فرعون کو آگ پر پیش کرنے کیلئے لے جایا جاتا تھا تو ان کے پاس سے گزرتے وقت انہیں روندتے ہوئے جاتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم زناکاروں کو بھی دیکھا۔ ان کے سامنے تازہ اور فربہ گوشت تھا اور اسی کے پہلو بہ پہلو سڑا ہوا چھیچھڑا بھی تھا۔ یہ لوگ تازہ فربہ گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا چھیچھڑا کھا رہے تھے۔

واقعات و مشاہدات

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو دیکھا جو اپنے شوہروں پر دوسروں کو کی اولاد داخل کر دیتی ہیں (یعنی دوسروں سے زنا سے حاملہ ہوتی ہیں لیکن لاعلمی کی وجہ سے بچہ انکے شوہر کا سمجھا جاتا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کے سینوں میں بڑے بڑے ٹیڑھے کانٹے چبھا کر انہیں آسمان وزمین کے درمیان لٹکا دیا گیا ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے جاتے اہل مکّہ کا ایک قافلہ بھی دیکھا اور انہیں ان کا ایک اونٹ بھی بتایا جو بھڑک کر بھاگ گیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا پانی بھی پیا جو ایک ڈھکے ہوئے برتن میں رکھا تھا۔ اس وقت قافلہ سو رہا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کو ڈھک کر چھوڑ دیا اور یہ بات معراج کی صبح آپ کے دعوے کی صداقت کی ایک دلیل ثابت ہوئی۔

نئی امت کی تشکیل

- سورۂ بنی اسرائیل میں اسراء کا واقعہ صرف ایک آیت میں ذکر کرکے کلام کا رُخ یہود کی سیاہ کاریوں اور جرائم کی جانب موڑنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب یہود کو ان کے جرائم کے سبب نوع انسانی کی قیادت سے معزول کیا جانے والا ہے لہٰذا اب یہ منصب رسول اللہ ﷺ کی امت کو سونپا جائے گا اور دعوتِ ابراہیمی کے دونوں مراکز ان کے ماتحت کردیئے جائیں گے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ روحانی قیادت ایک امت سے دوسری امت کو منتقل کردی جائے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں اہم معاشرتی ہدایات

سورۂ بنی اسرائیل آیات 23 **تا** 40:

- اللہ ہی کی بندگی کرو
- والدین سے حسنِ سلوک کرو
- قرابت داروں اور محتاجوں کی مدد کرو
- مال خرچ کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرو اور مال کو بے جا خرچ مت کرو
- اولاد کو غربت کے سبب سے قتل نہ کرو
- کوئی ایسا کام نہ کرو جو زنا کے قریب لے جائے
- کسی بھی جان کو ناحق قتل نہ کرو

سورۃ بنی اسرائیل میں اہم معاشرتی ہدایات

- یتیم کے مال کی حفاظت کرو
- وعدوں کو پورا کرو
- ناپ اور تول میں کمی نہ کرو
- کسی ایسی بات کو قبول نہ کرو جس کے لیے تمہارے پاس علمی دلیل نہ ہو
- اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ



اہل یثرب کا قبول اسلام

فہرست

پہلی بیعت عقبہ

12 نبوی موسمِ حج:

11 نبوی میں یثرب کے جن چھ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا ان کی تبلیغ کے نتیجے میں اگلے سال جب موسمِ حج آیا تو بارہ آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے پانچ وہی تھے جو پچھلے سال بھی آچکے تھے اور ان کے علاوہ سات آدمی نئے تھے۔ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ میں عقبہ کے پاس ملاقات کی تھی اور آپ ﷺ سے چند باتوں پر بیعت کی۔ یہ باتیں وہی تھیں جن پر آئندہ صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ کے وقت عورتوں سے بیعت لی گئی۔

دعوتِ قرآن یثرب میں

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ: سفیرِ اسلام

بیعت پوری ہوگئی اور حج ختم ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہمراہ یثرب میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا تاکہ وہ مسلمانوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دیں اور انہیں دین سکھائیں۔ انہوں نے مدینہ پہنچ کر حضرت سعد بن زراہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جوش و خروش سے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی اور مقری کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہاں تک کہ انصار کا کوئی گھرانہ نہ بچا جس میں چند مرد اور عورتیں مسلمان نہ ہو چکی ہوں۔

دعوتِ قرآن یثرب میں

13 نبوی موسمِ حج:

نبوت کے تیرھویں سال موسم حج میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے نتیجے میں یثرب کے ستّر سے زیادہ مسلمان فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے مکہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر چند شرائط پر عہد وپیمان کیا۔

دوسری بیعت عقبہ

بیعت کی دفعات

1. چستی اور سستی ہر حال میں بات سنو گے اور مانو گے۔
2. تنگی اور بد حالی ہر حال میں مال خرچ کرو گے۔
3. بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے۔
4. اللہ کی راہ میں اٹھ کھڑے ہو گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرو گے۔
5. اور جب میں تمہارے پاس آجاؤں گا تو میری مدد کرو گے اور جس چیز سے اپنی جان اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو اس سے میری بھی حفاظت کرو گے۔ اور تمہارے لئے جنّت ہے۔

عہد و پیمان

- حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کر رہی رہے تھے کہ ابن تیہان رضی اللہ عنہ نے بات کاٹتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے اور کچھ لوگوں یعنی یہود کے درمیان عہد و پیمان کی رسیاں ہیں اور اب ہم ان رسیوں کو کاٹنے والے ہیں، تو کہیں ایسا تو نہیں ہو گا کہ ہم ایسا کر ڈالیں پھر اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ و ظہور عطا فرمائے تو آپ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم کی طرف پلٹ آئیں۔

عہد و پیمان

- یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا، پھر فرمایا: (نہیں) بلکہ آپ لوگوں کا خون میرا خون اور آپ لوگوں کی بربادی میری بربادی ہے۔ میں آپ سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں۔ جس سے آپ جنگ کریں گے اس سے میں جنگ کروں گا اور جس سے آپ صلح کریں گے اس سے میں صلح کروں گا۔

عہد و پیمان

• بارہ نقیب

بیعت مکمل ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز رکھی کہ بارہ سربراہ منتخب کر لئے جائیں، جو اپنی اپنی قوم کے نقیب ہوں اور اس بیعت کی دفعات پر عملدرآمد کیلئے اپنی قوم کی طرف سے وہی ذمہ دار و مکلّف ہوں۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد پر فوراً ہی نقیبوں کا انتخاب عمل میں آگیا۔ نو خزرج سے منتخب کیے گئے اور تین اوس سے۔

نتائج

- یہی عقبہ کی دوسری بیعت ہے جسے بیعت عقبہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ بیعت ایک ایسی فضا میں زیر عمل آئی جس پر محبت ووفاداری، منتشر اہل ایمان کے درمیان تعاون و تناصر، باہمی اعتماد، اور جاں سپاری و شجاعت کے جذبات چھائے ہوئے تھے۔ چنانچہ یثربی اہل ایمان کے دل اپنے کمزور مکی بھائیوں کی شفقت سے لبریز تھے۔ ان کے اندر ان بھائیوں کی حمایت کا جوش تھا اور ان پر ظلم کرنے والوں کے خلاف غم وغصہ تھا۔ ان کے سینے اپنے اس بھائی کی محبت سے سرشار تھے جسے دیکھے بغیر محض للہ فی اللہ اپنا بھائی قرار دے لیا تھا۔

نتائج

- اور یہ جذبات واحساسات محض کسی عارضی کشش کا نتیجہ نہ تھے جو دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کا منبع ایمان باللہ، ایمان بالرسول اور ایمان بالکتاب تھا۔ یعنی وہ ایمان جو ظلم وعدوان کی کسی بڑی سے بڑی قوت کے سامنے سرِنگوں نہیں ہوتا؛ وہ ایمان کہ جب اس کی بادِ بہادری چلتی ہے تو عقیدہ و عمل میں عجائبات کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی ایمان کی بدولت مسلمانوں نے صفحاتِ زمانہ پر ایسے ایسے کارنامے ثبت کیے اور ایسے ایسے آثار ونشانات چھوڑے کہ ان کی نظیر سے ماضی وحاضر خالی ہیں۔ اور غالباً مستقبل بھی خالی ہی رہے گا۔

نتائج

• بیعت کرنے والوں کا تعاقب

اہل مکہ کو جس وقت بیعت سے متعلق علم ہوا اس وقت تک اہل یثرب کے تمام حجاج اپنے اپنے وطن روانہ ہو چکے تھے۔ ان کے سواروں نے تیز رفتاری سے اہل یثرب کا تعاقب کیا لیکن موقع نکل چکا تھا۔ البتہ انہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا اور انہیں مکہ لے آئے لیکن وہاں مطعم بن عدی اور حارث بن حرب بن امیہ نے آکر چھڑا دیا کیونکہ ان دونوں کے جو قافلے مدینے سے گزرتے تھے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی پناہ میں گزرتے تھے۔ اسکے بعد تمام لوگ بخیریت مدینہ پہنچ گئے۔



ہجرتِ مدینہ

فہرست

اولین مہاجرین

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ

- سب سے پہلے مہاجر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ جب انہوں نے روانہ ہونا چاہا تو ان کے سسرال والوں نے ان سے ان کی بیوی چھین لی۔ اس پر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو تاؤ آگیا اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنا بیٹا اس اس عورت کے پاس نہیں رہنے دے سکتے۔ چنانچہ دونوں فریق نے اس بچے کو اپنی اپنی طرف کھینچا جس سے اسکا ہاتھ اکھڑ گیا۔ اور ابو سلمہ کے گھر والے اس کو اپنے پاس لے گئے۔

اولین مہاجرین

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

- خلاصہ یہ کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے تنہا مدینہ کا سفر کیا۔ اسکے بعد حضرت امّ سلمہ کا حال یہ تھا کہ وہ اپنے شوہر کی روانگی اور اپنے بچّے سے محرومی کے بعد روزانہ صبح صبح ابطح پہنچ جاتیں جہاں یہ ماجرا پیش آیا تھا۔ اور شام تک روتی رہتیں۔ اسی حالت میں ایک سال گزر گیا۔ پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیٹے کو اسکے ددھیال والوں سے واپس لیا اور مدینہ چل پڑیں۔ اللہ اکبر! کوئی پانچ سو کلو میٹر کی مسافت کا سفر اور ساتھ میں اللہ کی کوئی مخلوق نہیں، جب تنعیم پر پہنچیں تو عثمان بن ابی طلحہ مل گیا، اسے حالات کی تفصیل معلوم ہوئی تو بولا: "تمہارا شوہر اسی بستی میں ہے اسی میں چلی جاؤ اللہ برکت دے"۔ اسکے بعد وہ مکہ پلٹ آیا۔

اولین مہاجرین

صہیب رومی رضی اللہ عنہ

- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو ان سے کفّار قریش نے کہا: "تم ہمارے پاس آئے تھے تو حقیر و فقیر تھے لیکن یہاں آکر تمہارا مال بہت زیادہ ہو گیا اور تم بہت آگے پہنچ گئے۔ اب تم چاہتے ہو کہ اپنی جان اور مال دونوں لے کر چل دو تو بخدا ایسا نہیں ہو سکتا"۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: "اچھا اگر میں اپنا مال چھوڑ دوں تو تم میری راہ چھوڑ دو گے ؟" انہوں نے کہا ہاں حضرت صہیب نے کہا: اچھا تو پھر ٹھیک ہے، چلو میرا مال تمہارے حوالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: "صہیب نے نفع اٹھایا۔ صہیب نے نفع اٹھایا"۔

قریش دار الندوہ میں

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازشیں
- ابلیس کی شرکت
- مختلف تجاویز

قریش دار الندوہ میں

- **مختلف تجاویز**

ابو الاسود

- پہلے ابو الاسود نے یہ تجویز پیش کی کہ ہم اس شخص کو اپنے درمیان سے نکال دیں اور اپنے شہر سے جلاوطن کر دیں۔ پھر ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ وہ کہاں جاتا اور کہاں رہتا ہے۔ بس ہمارا معاملہ ٹھیک ہو جائیگا اور ہمارے درمیان پہلے جیسی یگانگت ہو جائیگی۔ مگر شیخ نجدی نے کہا: "نہیں- خدا کی قسم یہ مناسب رائے نہیں ہے تم دیکھتے نہیں اس شخص کی بات کتنی عمدہ اور بول کتنے میٹھے ہیں اور جو کچھ لاتا ہے اسکے ذریعے کس طرح لوگوں کا دل جیت لیتا ہے۔ خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو کچھ اطمینان نہیں کہ وہ عرب کے کسی قبیلے میں نازل ہو اور انہیں اپنا پیرو بنا لینے کے بعد تم پر یورش کر دے اور تمہیں تمہارے شہر کے اندر روند کر تم سے جیسا سلوک چاہے کرے۔ اسکے بجائے کوئی اور تجویز سوچو"۔

قریش دارالندوہ میں

- **مختلف تجاویز**

ابوالبختری:

- ابوالبختری نے کہا: "اسے لوہے کی بیڑیوں میں جکڑ کر قید کر دو اور باہر سے دروازہ بند کر دو پھر اسی انجام (موت) کا انتظار کرو جو اس سے پہلے دوسرے شاعروں مثلا" زہیر اور بابغہ وغیرہ کا ہو چکا ہے"۔
- شیخ نجدی نے کہا:" نہیں خدا کی قسم یہ بھی مناسب رائے نہیں ہے۔ واللہ اگر تم لوگوں نے اسے قید کر دیا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اسکی خبر بند دروازے سے باہر نکل کر اسکے ساتھیوں تک ضرور پہنچ جائیگی، پھر کچھ بعید نہیں کہ وہ لوگ تم پر دھاوہ بول کر اس شخص کو تمہارے قبضے سے نکال لے جائیں۔ پھر اسکی مدد سے اپنی تعداد بڑھا کر تمہیں مغلوب کر لیں لہٰذا یہ بھی مناسب رائے نہیں۔ کوئی اور تجویز سوچو"!

قریش دارالندوہ میں

- **مختلف تجاویز**

ابوجہل

- ابو جہل نے کہا: "اس شخص کے بارے میں میری ایک رائے ہے۔میں دیکھتا ہوں کہ اب تک تم لوگ اس پر نہیں پہنچے"لوگوں نے کہا: اے ابوالحکم وہ کیا ہے؟ابو جہل نے کہا: "میری رائے یہ ہے کہ ہم ہر قبیلے سے ایک مضبوط، صاحب نسب اور بانکا جوان منتخب کر لیں، پھر ہر ایک کو ایک تیز تلوار دیں، اسکے بعد سب کے سب اس شخص کا رخ کریں اور اس طرح یکبارگی تلوار مار کر اسکا قتل کر دیں جیسے ایک ہی آدمی نے تلوار ماری ہو۔یوں ہمیں اس شخص سے راحت مل جائے گی اور اس طرح قتل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص کا خون سارے قبائل میں بکھر جائے گا اور بنو عبد مناف سارے قبیلوں سے جنگ نہ کر سکیں گے۔لہٰذا دیت (خون بہا) لینے پر راضی ہو جائیں گے ،اور ہم دیت ادا کر دینگے۔

قریش دارالندوہ میں

- **مختلف تجاویز**
- شیخ نجدی نے کہا: بات یہ رہی جو اس جوان نے کہی۔ اگر کوئی تجویز اور رائے ہو سکتی ہے تو یہی ہے، باقی سب ہیچ، اسکے بعد پارلیمان مکہ نے اس مجرمانہ قرارداد پر اتفاق کر لیا اور ممبران اس عظم مصمّم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس گئے کہ اس قرارداد پر عمل فی الفور کرنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت

- **رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کی اجازت**
- جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی مجرمانہ قرارداد طے ہو چکی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے رب تبارک تعالیٰ کی وحی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو قریش کی سازش سے آگاہ کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے روانگی کی اجازت دے دی ہے، اور یہ کہتے ہوئے ہجرت کے وقت کا تعین بھی فرمادیا کہ آپ یہ رات اپنے اس بستر پر نہ گزاریں جس پر اب تک گزارا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت

• ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس

اس اطلاع کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک دوپہر کے وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تاکہ ان کے ساتھ ہجرت کے سارے پراگرام اور مرحلے طے فرمالیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ہم لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مکان میں بیٹھے تھے کہ کسی کہنے والے نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانکے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا؛ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس وقت کسی اہم معاملے ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد ہجرت کا پروگرام طے کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور رات کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت

- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مکان کا گھیراؤ:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ
وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

(الأنفال: 30)

"اور (اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) جب کافر آپ کے بارے میں چال چل رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (اُدھر) اللہ تدبیر فرما رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والا ہے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت

- رسول اللہ ﷺ مکان چھوڑتے ہیں:
- اس نازک ترین لمحے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور میری یہ سبز حضرمی چادر اوڑھ کر سو رہو۔ تمہیں انکے ہاتھوں کوئی گزند نہیں پہنچے گا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی چادر اوڑھ کر سویا کرتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، مشرکین کی صفیں چیریں اور ایک مٹھی سنگریزوں والی مٹی لے کر انکے سروں پر ڈالی۔ اللہ نے ان لوگوں کی نگاہیں پکڑ لیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی ہجرت

- رسول اللہ ﷺ مکان چھوڑتے ہیں:

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩

(سورۃ یٰس: 36)

"اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے بھی۔
پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے"۔

گھر سے غار تک

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ قریش پوری جانفشانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لگ جائیں گے اور جس راستے پر پہلے ان کی نظر اٹھے گی وہ مدینہ کا کاروانی راستہ ہو گا جو شمال کے رخ پر جاتا ہے اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ راستہ اختیار کیا جو اسکے بالکل الٹ تھا یعنی یمن جانے والا راستہ جو مکہ کے جنوب میں واقع ہے۔

گھر سے غار تک

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راستے پر کوئی پانچ میل کا فاصلہ کیا اور اس پہاڑ کے دامن میں پہنچے جو ثور کے نام سے معروف ہے۔ یہ نہایت بلند اور مشکل چڑھائی والا پہاڑ ہے۔ یہاں پتھر بھی بکثرت ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے۔

گھر سے غار تک

- بہر حال وجہ جو بھی رہی ہو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا اور دوڑتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار کے پاس جا پہنچے جو تاریخ میں غار ثور کے نام سے معروف ہے۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر ہجرت

فہرست

غار میں

- غار کے پاس پہنچ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کیلئے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہ ہوں، پہلے میں داخل ہو کر دیکھے لیتا ہوں، اگر اسمیں کوئی چیز ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مجھے اس سے سابقہ پیش آئے گا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر گئے اور غار کو صاف کیا۔ ایک جانب چند سوراخ تھے جنہیں اپنا تہہ بند پھاڑ کر بند کیا لیکن دو سوراخ باقی بچ رہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اپنے پاؤں رکھ دیئے۔

غار میں

- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اندر تشریف لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر صدیق کی آغوش میں سر رکھ کر سو گئے۔ ادھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کسی چیز نے ڈس لیا مگر اس ڈر سے ہلے بھی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگ نہ جائیں۔ لیکن ان کے آنسو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ٹپک گئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی) آپ نے فرمایا: "ابو بکر تمہیں کیا ہوا؟" عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے کسی چیز نے ڈس لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا لعاب دہن لگا دیا اور تکلیف جاتی رہی۔

غار میں

- عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ:

اس دوران ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی یہیں رات گزارا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ وہ گہری سوجھ بوجھ کے مالک، سخن فہم نوجوان تھے۔ سحر کی تاریکی میں ان دونوں حضرات کے پاس سے چلے جاتے اور مکّہ میں قریش کے ساتھ یوں صبح کرتے گویا انہوں نے یہیں رات گزاری ہے۔ پھر آپ دونوں کے خلاف سازش کی جو کوئی بات سنتے اسے اچھی طرح یاد کر لیتے اور جب تاریکی گہری ہو جاتی تو اس کی خبر لیکر غار میں پہنچ جاتے۔

غارمیں

- عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ بکریاں چراتے رہتے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو بکریاں لیکر ان کے پاس پہنچ جاتے، اس طرح دونوں حضرات رات کو آسودہ ہو کر دودھ پی لیتے پھر صبح تڑکے ہی عامر بن فہیرہ بکریاں ہانک کر چل دیتے۔ تینوں رات انہوں نے یہی کیا۔ (مزید یہ کہ) عامر بن فہیرہ، حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے مکّے جانے کے بعد انہیں کے نشانات پر بکریاں ہانکتے تا کہ نشانات مٹ جائیں۔

قریش کا تعاقب

- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا، سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کے پاؤں نظر آرہے ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی شخص اگر اپنی نگاہ نیچی کردے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو بکر! خاموش رہو، (ہم) دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے"۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكرٍ بِاَثنَينِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

"ابو بکر! ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے"۔

قریش کا تعاقب

- حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک معجزہ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرّف فرمایا۔ چنانچہ تلاش کرنے والے اس وقت واپس چلے گئے جب آپ کے درمیان اور انکے درمیان چند قدم سے زیادہ فاصلہ باقی نہ رہ گیا تھا۔



مدینہ کی راہ میں

غار سے روانگی

- جب جستجو کی آگ بجھ گئی، تلاش کی تگ ودو رک گئی اور تین روز کی مسلسل اور بے نتیجہ دوڑ دھوپ کے بعد قریش کے جوش و جذبات سرد پر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کیلئے نکلنے کا عزم فرمایا۔ عبد اللہ بن اریقط لیثی سے جو صحرائی اور بیابانی راستوں کا ماہر تھا، پہلے ہی اجرت پر مدینہ پہنچانے کا معاملہ طے ہو چکا تھا۔ یہ شخص ابھی قریش ہی کے دین پر تھا لیکن قابل اطمینان تھا اسلئے سواریاں اسکے حوالے کر دی گئیں تھیں اور طے ہوا تھا کہ تین راتیں گزر جانے کے بعد وہ دونوں سواریاں لے کر غار ثور پہنچ جائے گا۔

غار سے روانگی

- چنانچہ ربیع الاول سنہ 1 ھ کی چاند رات تھی (مطابق 16 ستمبر 622ء) تو عبد اللہ بن اریقط سواریاں لے کر آ گیا اور اسی موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں افضل ترین اونٹنی پیش کرتے ہوئے گزارش کی کہ آپ میری ان دو سواریوں میں سے ایک قبول فرمالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیمتا" لوں گا"۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کوچ فرمایا۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ رہنما عبد اللہ بن اریقط نے ساحل کا راستہ اختیار کیا۔

دوران سفر واقعات

- ابو بکر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کو رہنما کہنا

- اس سفر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف رہا کرتے تھے، یعنی سواری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا کرتے تھے، کیونکہ ان پر بڑھاپے کے آثار نمایاں تھے اسلئے لوگوں کی توجہ انہیں کی طرف جاتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ابھی جوانی کے آثار غالب تھے اس لئے آپ کی طرف توجہ کم جاتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کسی آدمی سے سابقہ پڑتا تو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا یہ آپ کے آگے کون سا آدمی ہے؟ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکا بڑا لطیف جواب دیتے) فرماتے: یہ آدمی مجھے راستہ بتاتا ہے۔ اس سے سمجھنے والا سمجھتا تھا کہ وہ یہی راستہ مراد لے رہے ہیں حالانکہ وہ خیر کا راستہ مراد لیتے تھے۔

دوران سفر واقعات

- اُمِّ معبد:
- اس سفر میں آپ ﷺ کا گزر امِّ معبد خزاعیہ کے خیمے سے ہوا۔ یہ ایک نمایاں اور توانا خاتون تھیں۔ ہاتھوں میں گھٹنے ڈالے خیمے کے صحن میں بیٹھی رہتیں اور آنے جانے والوں کو کھلاتی پلاتی رہتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھ کہ پاس میں کچھ ہے؟ بولیں: بخدا ہمارے پاس کچھ ہوتا تو آپ لوگوں کی میزبانی میں تنگی نہ ہوتی، بکریاں بھی دو دراز ہیں۔ یہ قحط کا زمانہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ خیمے کے ایک گوشے میں ایک بکری ہے۔ فرمایا: " امِّ معبد! یہ کیسی بکری ہے؟" بولیں: اسے کمزوری نے ریوڑ سے پیچھے چھوڑ رکھا ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا کہ اس میں کچھ دودھ ہے؟ بولیں: " وہ اس سے کہیں زیادہ کمزور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت ہے کہ اسے دوہ لوں؟ بولیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر تمہیں اس میں دودھ دکھائی دے رہا ہے تو ضرور دوہ لو۔

دوران سفر واقعات

- اُمِّ معبد:
- اس گفتگو کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ کا نام لیا اور دعا کی۔ بکری نے پاؤں پھیلا دیئے۔ تھن میں بھرپور دودھ اتر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ نو سلم نے امّ معبد کا ایک بڑا سا برتن لیا جو ایک جماعت کو آسودہ کر سکتا تھا اور اس میں اتنا دوہا کہ جھاگ اوپر آگیا۔ پھر امّ معبد کو پلایا۔ وہ پی کر شکم سیر ہو گئیں تو اپنے ساتھیوں کو پلایا۔ وہ بھی شکم سیر ہو گئے تو خود پیا۔ پھر اسی برتن میں دوبارہ اتنا دوہا کہ برتن بھر گیا اور اسے امّ معبد کے پاس چھوڑ کر آگے چل پڑے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کے شوہر ابو معبد رضی اللہ عنہ اپنی بکریوں کو جو دبلے پن کی وجہ سے مریل چال چل رہی تھیں، ہانکتے ہوئے آپہنچے۔ دودھ دیکھا تو حیرت میں پڑ گئے۔ پوچھا یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ جبکہ بکریاں دور دراز تھیں اور گھر میں دودھ دینے والی بکری نہ تھی۔

دوران سفر واقعات

- اُمِّ معبد:
- بولیں: بخدا! کوئی بات نہیں سوائے اسکے کہ ہمارے پاس سے ایک بابرکت آدمی گزرا جس کی ایسی اور ایسی بات تھی اور یہ اور یہ حال تھا۔ ابو معبد نے کہا: یہ تو وہی صاحب قریش معلوم ہوتا ہے جسے قریش تلاش کر رہے ہیں۔ اچھا ذرا اسکی کیفیت تو بیان کرو۔ اس پر اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے نہایت دلکش انداز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات کا ایسا نقشہ کھینچا کہ گویا سننے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ یہ اوصاف سن کر ابو معبد رضی اللہ عنہ نے کہا: " واللہ یہ تو وہی صاحب قریش ہے جس کے بارے میں لوگوں نے قسم قسم کی باتیں بیان کی ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کروں اور کوئی ایسا راستہ ملا تو ایسا ضرور کروں گا"۔

آپ ﷺ کے اوصاف امِّ معبد کی زبانی

- چمکتا رنگ، تابناک چہرہ، خوبصورت ساخت، نہ توندے پن کا عیب نہ گنجے پن کی خامی، جمال جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر، سرمگیں آنکھیں، لمبی پلکیں، بھاری آواز، لمبی گردن، سفید و سیاہ آنکھیں، سیاہ سرمگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو، چمکدار کالے بال، خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پرکشش، دور سے (دیکھنے میں) سب سے تابناک و پرجمال، قریب سے سب سے خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دو ٹوک، نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں۔ درمیانہ قد، نہ ناٹا کہ نگاہ میں نہ جچے، نہ لمبا کہ ناگوار لگے۔ دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ و خوش منظر ہے، رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں، کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں۔ مطاع و مکرم، نہ ترش رو، نہ لغو گو۔

دورانِ سفر واقعات

- سراقہ بن مالک:
- راستے میں سراقہ بن مالک نے تعاقب کیا اور اس واقعے کو خود سراقہ نے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: "میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی آکر ہمارے پاس کھڑا ہوا اور ہم بیٹھے تھے۔ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کے پاس چند افراد دیکھے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ محمدؐ اور انکے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا یہ وہی لوگ ہیں، لیکن میں نے اس آدمی سے کہا یہ وہ لوگ نہیں ہیں بلکہ تم نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے گزر کر گئے ہیں۔ اسکے بعد میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر انکے قریب پہنچا تو گھوڑا مجھ سمیت پھسلا اور میں اس سے گر گیا۔ میں نے اٹھ کر ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پانسے کے تیر نکال کر یہ جاننا چاہا کہ میں انہیں ضرر پہنچا سکوں گا یا نہیں تو وہ تیر نکلا جو مجھے ناپسند تھا،

دورانِ سفر واقعات

- سراقہ بن مالک:
- لیکن میں نے تیر کی نافرمانی کی اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ وہ مجھے لے کر دوڑنے لگا یہاں تک کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سن رہا تھا۔ تو میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے یہاں تک کہ گھٹنوں تک جا پہنچے اور میں اس سے گر گیا، پھر اس نے اٹھنا چاہا لیکن وہ اپنے پاؤں بمشکل نکال سکا، بہر حال جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو اسکے پاؤں کے نشان سے آسمان کی طرف دھویں جیسا غبار اٹھ رہا تھا۔ میں نے پھر پانسے کے تیر سے قسمت معلوم کی اور پھر وہی تیر نکلا جو مجھے ناپسند تھا۔ اسکے بعد میں نے امان کے ساتھ انہیں پکارا تو وہ لوگ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر انکے پاس پہنچا۔ جس وقت میں ان سے روک دیا گیا تھا اسی وقت میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ غالب آکر رہے گا۔

دورانِ سفر واقعات

- سراقہ بن مالک:
- چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کی قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے دیت (کا انعام) رکھا ہے اور ساتھ ہی میں نے لوگوں کے عزائم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا اور توشہ اور سازوسامان کی بھی پیشکش کی مگر انہوں نے میرا کوئی سامان نہیں لیا اور نہ مجھ سے کوئی سوال کیا۔ سراقہ کو نبی کریم نے امان نامہ بھی لکھوا کر دیا۔ نیز کسری کے کنگن عطا ہونے کی بشارت بھی دی۔ سراقہ واپس ہوا تو دیکھا کہ لوگ تلاش میں سرگرداں ہیں۔ کہنے لگا ادھر کی کھوج خبر لے چکا ہوں یہاں تمہارا جو کام تھا وہ کیا جا چکا ہے۔



نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں

فہرست

قبا میں تشریف آوری

- پیر 8 ربیع الاول سنہ 14 نبوت یعنی سنہ 1 ہجری مطابق 23 ستمبر 622ء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں وارد ہوئے۔
- مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو خوشی میں نعرہء تکبیر بلند کرتے ہوئے استقبال کیلئے نکل پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر تحیّہ نبوت پیش کیا اور گرد و پیش پروانوں کی طرح جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینت چھائی ہوئی تھی اور یہ وحی نازل ہو رہی تھی۔

قبا میں تشریف آوری

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ
وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ

اللہ اُن (ﷺ) کا مولیٰ ہے اور اُس کے بعد جبرَیل اور تمام صالح اہل
ایمان اور تمام فرشتے اُن کے ساتھی اور مددگار ہیں۔

قبا میں تشریف آوری

- حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں سے ملنے کے بعد آپ ان کے ساتھ داہنی جانب مڑے اور بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے۔ یہ پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آنے والوں کے استقبال کیلئے کھڑے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ چاپ بیٹھے تھے۔ انصار کے جو لوگ آتے، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہ تھا وہ سیدھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آگئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چادر تان کر آپ پر سایہ کیا تب لوگوں نے پہچانا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قبا میں تشریف آوری

- ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکہ میں تین روز ٹھہر کر اور لوگوں کی جو امانتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں انہیں ادا کرکے پیدل ہی مدینہ کا رخ کیا اور قبا میں رسول اللہ ﷺ سے آملے۔

بنو سالم بن عوف کے ہاں

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں کچھ دن قیام فرمایا اور اسی دوران میں مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز بھی پڑھی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہورِ نبوت کے بعد پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔

بنوسالم بن عوف کے ہاں

- پھر جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی کے مطابق سوار ہوئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ آپ نے بنو نجّار کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموؤں کا قبیلہ تھا اطلاع بھیج دی تھی۔ چنانچہ وہ تلواریں حمائل کئے حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکی معیت میں) مدینہ کا رخ کیا۔ بنوسالم بن عوف کی آبادی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت آگیا۔ آپ نے بطن وادی میں اس مقام پر جمعہ پڑھا جہاں اب مسجد ہے۔ کل ایک سو آدمی تھے۔

بنو سالم بن عوف کے ہاں

- پھر جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی کے مطابق سوار ہوئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ آپ نے بنو نجّار کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموؤں کا قبیلہ تھا اطلاع بھیج دی تھی۔ چنانچہ وہ تلواریں حمائل کیئے حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکی معیت میں) مدینہ کا رخ کیا۔ بنو سالم بن عوف کی آبادی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت آگیا۔ آپ نے بطن وادی میں اس مقام پر جمعہ پڑھا جہاں اب مسجد ہے۔ کل ایک سو آدمی تھے۔

مدینۃ النبی میں

- جمعہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے اور اسی دن سے اس شہر کا نام یثرب کے بجائے مدینۃ الرسول۔ شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑ گیا جسے مختصرا" مدینہ کہا جاتا ہے۔ یہ نہایت تابناک تاریخی دن تھا۔ گلی کوچے تقدیس وتحمید کے کلمات سے گونج رہے تھے۔

مدینۃ النبی میں

- انصار کی بچیاں خوشی اور مسرّت سے ان اشعار کے نغمے بکھیر رہی تھیں۔

اشرق البدر علینا
من ثنیّات الوداع
ان پہاڑوں سے جو ہیں سوئے جنوب
چودھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا

وجب الشّکر علینا
ما دعا للہ داع
کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے
شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا

ایّھا المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع
ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی
بھیجنے والا ہے تیرا کبریا

مدینۃ النبی میں

• حضرت ابو ایوب انصاری: میزبانِ رسول ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے جس مکان یا محلے سے گزرتے وہاں کے لوگ ان کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لیتے اور عرض کرتے کہ تعداد و سامان اور ہتھیار و حفاظت فرش راہ ہیں تشریف لائیے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اونٹنی کی راہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے معمور ہے۔ چنانچہ اونٹنی مسلسل چلتی رہی اور اس مقام پر پہنچ کر بیٹھی جہاں آج مسجد نبوی ہے؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اترے یہاں تک کہ وہ اٹھ کر تھوڑی دور گئی، پھر مڑ کر دیکھنے کے بعد پلٹ آئی اور اپنی پہلی جگہ پر بیٹھ گئی۔

مدینۃ النبی میں

- اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے یہ آپ کے ننھیال والوں یعنی بنو نجار کا محلہ تھا اور یہ اونٹنی کیلئے محض توفیق الٰہی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ننھیال میں قیام فرما کر ان کی عزّت افزائی کرنا چاہتے تھے۔ اب بنو نجار کے لوگوں نے اپنے اپنے گھر لیجانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض معروض شروع کی لیکن ابو ایوب انصاری نے لپک کر کجاوہ اٹھالیا اور اپنے گھر لے کر چلے گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، آدمی اپنے کجاوے کے ساتھ ہے۔ ادھر سعد بن زراہ رضی اللہ عنہ نے آکر اونٹنی کی نکیل پکڑلی۔ چنانچہ یہ اونٹنی انہیں کے پاس رہی۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اے اللہ ہمارے نزدیک مدینہ کو اسی طرح محبوب کر دے جیسے مکہ محبوب تھا یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی فضا صحت بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مُد (غلے کے پیمانوں) میں برکت دے اور اس کا بخار منتقل کر کے جحفہ پہنچا دے“۔

(صحیح بخاری)



مدینہ میں اولین اقدامات

فہرست

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا قدم یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی اور اسکے لئے وہی جگہ منتخب کی جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ اس زمین کے مالک دو بچے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ زمین قیمتاً خریدی اور بنفس نفیس مسجد کی تعمیر میں شریک ہو گئے۔

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اینٹ اور پتھر ڈھوتے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیشَ اِلَّا عَیشُ الاٰخِرَۃ

فَاغفِر لِلاَنصَارِ وَالمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے،

پس انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

- صحابہ کرام کہتے تھے:

لءن قَعَدنَا وَالنَّبِیُ یَعمَل

لَذَاکَ مِنَّا اَلعَمَلُ المُضَلَّل

اگر ہم بیٹھے رہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کام کریں

تو ہمارا یہ کام گمراہی کا کام ہو گا۔

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

- ازواجِ مطہرات کے حجرے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بازو میں چند مکانات بھی تعمیر کئے جنکی دیواریں پکی اینٹوں کی تھیں اور چھتیں کھجور کے تنوں کی کڑیاں دے کر کھجور کی شاخوں اور پتوں سے بنائی گئی تھیں، یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کے حجرے تھے۔ ان حجروں کی تعمیر مکمل ہوجانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان سے یہیں منتقل ہوگئے۔

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

- اہل توحید کا مرکز

مسجد محض ادائے نماز ہی کے لئے نہیں تھی بلکہ یہ ایک یونیورسٹی تھی جس میں مسلماں اسلامی تعلیمات وہدایات کا درس حاصل کرتے تھے اور ایک محفل تھی جس میں مدتوں جاہلی کشاکش و نفرت اور باہمی لڑائیوں سے دوچار رہنے والے قبائل کے افراد اب میل محبت سے مل جل رہے تھے۔ نیز یہ ایک مرکز تھا جہاں سے اس ننھی سی ریاست کا انتظام چلایا جاتا تھا، اور مختلف قسم کی مہمیں بھیجی جاتی تھیں۔ علاوہ ازیں اس کی حیثیت ایک پارلیمنٹ کی بھی تھی جس میں مجلس شوریٰ اور مجلس انتظامیہ کے اجلاس منعقد ہوا کرتے تھے۔

مدینہ میں اولین اقدامات

مسجد نبوی کی تعمیر

- اہل توحید کا مرکز

ان سب کے ساتھ ساتھ یہ مسجد ہی ان فقراء مہاجرین کی ایک خاصی بڑی تعداد کا مسکن تھی جنکا وہاں پر نہ کوئی مکان تھا نہ مال اور نہ اہل و عیال۔ پھر اوائل ہجرت ہی میں اذان بھی شروع ہوئی۔ یہ ایک لاہوتی نغمہ تھا جو روزانہ پانچ بار افق میں گونجتا تھا اور جس سے سارا عالم وجود لرز اٹھتا تھا۔

مدینہ میں اولین اقدامات

رشتۂ مواخات:

- نئے رشتوں کا قیام:

رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور نصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ کل نوّے آدمی تھے' آدھے مہاجرین اور آدھے انصار۔ بھائی چارے کی بنیاد یہ تھی کہ یہ ایک دوسرے کے غم خوار ہونگے اور موت کے بعد نسبی قرابت داروں کے بجائے یہی ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ وراثت کا یہ حکم جنگ بدر تک قائم رہا لیکن بھائی چارے کا عہد باقی رہا۔

مدینہ میں اولین اقدامات

رشتۂ مواخات:

- ایثار و قربانی کے عظیم مظاہر

مہاجرین جب مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔اسکے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا؛ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں آپ میرا مال دو حصوں میں بانٹ کر آدھا لے لیں اور میری دو بیویاں ہیں۔آپ دیکھ لیں جو زیادہ پسند ہو مجھے بتا دیں میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت دے۔آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے؟ لوگوں نے انہیں بنو قینقاع کا بازار بتایا۔ وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ فاضل پنیر اور گھی تھا۔اسکے بعد وہ روزانہ جاتے رہے۔

رشتہ مواخات

پھر ایک دن آئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو مہر کتنا دیا ہے؟ بولے: ایک نواۃ (گٹھلی) کے ہم وزن (یعنی کوئی سوا تولہ) سونا۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے دشمن کے حوالے کرے، اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت براری میں کوشاں ہو گا اللہ اسکی حاجت براری میں ہو گا؛ اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی غم اور دکھ دور کرے گا اللہ اس شخص سے روز قیامت کے دکھوں میں سے کوئی دکھ دور کرے گا؛ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کرے گا"۔

(متفق علیہ)



میثاق مدینہ

فہرست

میثاق مدینہ

جب نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان ایک نئے اسلامی معاشرے کی بنیادیں استوار کرلیں تو غیر مسلموں کے ساتھ اپنے تعلقات منظم کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی سعادتوں اور برکتوں سے بہرہ ور ہو اور اس کے ساتھ ہی مدینہ اور اس کے گردو پیش کا علاقہ ایک وفاقی وحدت میں منظم ہو جائے۔ مدینے کے سب سے قریب ترین پڑوسی یہود تھے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انکے ساتھ ایک معاہدہ منعقد کیا جس میں انہیں دین اور مذہب اور جان و مال کی مکمل آزادی دی گئی تھی اور جلا وطنی، ضبطیٔ جائداد یا جھگڑے کی سیاست کا کوئی رخ اختیار نہیں کیا گیا تھا۔

میثاق مدینہ

- **معاہدے کی دفعات:**

1. بنو عوف کے یہود مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک ہی امت ہوں گے۔ یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر۔ خود ان کا بھی یہی حق ہوگا، اور ان کے غلاموں اور متعلقین کا بھی۔ اور بنو عوف کے علاوہ دوسرے یہود کے بھی یہی حقوق ہوں گے؛
2. یہود اپنے اخراجات کے ذمے دار ہوں گے اور مسلمان اپنے اخراجات کے؛
3. اور جو طاقت اس معاہدے کے کسی فریق سے جنگ کرے گی سب اس کے خلاف آپس میں تعاون کریں گے؛

میثاق مدینہ

- **معاہدے کی دفعات:**

4. اور اس معاہدے کے شرکاء کے باہمی تعلقات خیر خواہی' خیر اندیشی اور فائدہ رسانی کی بنیاد پر ہوں گے گناہ پر نہیں؛
5. کوئی آدمی اپنے حلیف کی وجہ سے مجرم نہ ٹھہرے گا؛
6. مظلوم کی مدد کی جائے گی؛
7. جب تک جنگ برپا رہے گی یہود بھی مسلمانوں کے ساتھ خرچ برداشت کریں گے؛
8. اس معاہدے کے سارے شرکاء پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور کُشت وخون حرام ہوگا؛

میثاق مدینہ

- **معاہدے کی دفعات:**

9. اس معاہدے کے فریقوں میں کوئی نئی بات یا جھگڑا پیدا ہو جائے جس میں فساد کا اندیشہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے؛
10. قریش اور اس کے مددگاروں کو پناہ نہیں دی جائے گی؛
11. جو کوئی یثرب پر دھاوا بول دے اس سے لڑنے کے لیے سب باہم تعاون کریں گے اور ہر فریق اپنے اپنے اطراف کا دفاع کرے گا؛
12. یہ معاہدہ کسی ظالم یا مجرم کے لیے آڑ نہ بنے گا۔

میثاق مدینہ

اس معاہدے کے طے ہو جانے سے مدینہ اور اسکے اطراف ایک وفاقی حکومت بن گئے جس کا دارالحکومت مدینہ تھا اور جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔مزید برآں مسلمانوں کو بھی ایک قوت کی حیثیت میں تسلیم کرلیا گیا اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے یوں مسلمانوں کو مدینہ طیبہ میں تمکن اور اختیار عطا فرما دیا۔



مسلّح کشاکش

جدوجہد کا نیا مرحلہ

فہرست

عبداللہ بن ابی کو خط

مشرکینِ مکہ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے مشرک رفقاء کو ایک دھمکی آمیز خط کے ذریعہ مخاطب کرتے ہوئے دوٹوک لفظوں میں لکھا کہ:

"آپ لوگوں نے ہمارے صاحب کو پناہ دے رکھی ہے۔ اس لیے ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو آپ لوگ اس سے لڑائی کیجئے یا اسے نکال دیجئے یا پھر ہم اپنی پوری جمعیت کے ساتھ آپ لوگوں پر یورش کر کے آپ کے سارے مردانِ جنگی کو قتل کر دیں گے اور آپ کی عورتوں کی حرمت پامال کر ڈالیں گے"۔

مسجد حرام کا دروازہ بند

اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لیے مکہ گئے اور اُمیہ بن خلف کے مہمان ہوئے۔ انہوں نے اُمیہ سے کہا "میرے لیے کوئی خلوت کا وقت دیکھو ذرا میں بیت اللہ کا طواف کر لوں"۔ اُمیہ دوپہر کے قریب انہیں لے کر نکلا تو ابو جہل سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے (اُمیہ کو مخاطب کر کے) کہا، ابو صفوان تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ اُمیہ نے کہا یہ سعد ہیں۔ ابو جہل نے سعد کو مخاطب کر کے کہا:

مسجد حرام کا دروازہ بند

"اچھا! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے امن و اطمینان سے طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور یہ زعم رکھتے ہو کہ ان کی نصرت و اعانت بھی کرو گے۔ سنو! خدا کی قسم اگر تم ابو صفوان کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر سلامت پلٹ کر نہ جا سکتے تھے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے باواز بلند کہا "سن! خدا کی قسم اگر تو نے مجھ کو اس سے روکا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی زیادہ گراں ہو گی" یعنی اہل مدینہ کے پاس سے گزرنے والا تیرا (تجارتی راستہ)۔

قریش کی مہاجرین کو دھمکی

پھر قریش نے مسلمانوں کو کہلا بھیجا "تم مغرور نہ ہونا کہ مکہ سے صاف بچ کر نکل آئے، ہم یثرب ہی پہنچ کر تمہارا ستیاناس کر دیتے ہیں" اور یہ محض دھمکی نہ تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ کو اتنے مؤکد طریقے پر قریش کی چالوں اور بُرے ارادوں کا علم ہو گیا تھا کہ آپ یا تو جاگ کر رات گزارتے تھے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پہرے میں سوتے تھے۔ پہرے کا یہ انتظام بعض راتوں کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ مسلسل اور دائمی تھا۔ پھر یہ خطرہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات تک محدود نہ تھا بلکہ سارے ہی مسلمانوں کو لاحق تھا۔ چنانچہ یہ لوگ نہ ہتھیار کے بغیر رات گزارتے تھے اور نہ ہتھیار کے بغیر صبح کرتے تھے۔

اذن قتال

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ

وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ۝۳۹ (الحج:39)

"جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور اللہ (ان کی مدد کرے گا وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے"۔

اسلامی حکومت کی ذمہ داریاں

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ
اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۱﴾

(الحج:41)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور
زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں
اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے"۔

تحویل قبلہ: تحویل امت

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرة:143)

"اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہ
بنو اور پیغمبر (آخر الزماں) تم پر گواہ بنیں"۔

حکمِ قتال

وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ

(البقرۃ:193)

"اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور
ہو جائے نظام اللہ کے لیے"۔

حکمِ قتال

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ (البقرۃ:216)

"تم پر (اللہ کی راہ میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے خواہ وہ تمہیں ناگوار ہو، ممکن ہے تم کسی شے کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ممکن ہے تم کسی شے کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے نقصان دہ ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

حکمِ قتال

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ (البقرۃ:154)

اور مت کہو اُن کو جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں کہ وہ مردہ ہیں بلکہ
وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اِس کا شعور نہیں۔

مرحلہ قتال کے آغاز کے لیے اقدامات

- قتال کے حکم پر عمل کی خاطر نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کے فوراً بعد مدینہ میں اندرونی استحکام کے لئے تین اقدامات فرمائے تھے:

1. میثاقِ مدینہ
2. انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات
3. مسجدِ نبویؐ کی صورت میں ایک مرکز کی تعمیر

مرحلہ قتال کے آغاز کے لیے اقدامات

- مدینہ میں اندرونی استحکام کے بعد قتال فی سبیل اللہ کے مرحلہ کی طرف پیش قدمی کے لیے آپ ﷺ نے دو اقدامات فرمائے:

1. مکہ اور مدینہ کے درمیان آباد قبائل سے قریش سے جنگ کی صورت میں غیر جانبدار رہنے کے معاہدے (Political Isolation of Quraish)
2. قریش کے تجارتی قافلوں کے راستوں کی نگرانی کے لئے آٹھ مہمات کی روانگی (Economic Blockade of Quraish)

سریا اور غزوات

- جنگ کی اجازت نازل ہونے کے بعد ان دونوں اقدامات کے طور پر مسلمانوں کی عسکری مہمّات کا سلسلہ عملاً شروع ہو گیا۔
- غزوۂ بدر سے قبل ہونے والے سرایا اور غزوات حسبِ ذیل ہیں:

1. سَریّہ سِیف البحر (رمضان 1ھ)
2. سَریّہ رابغ (شوال 1ھ)
3. سَریّہ خَرّار (ذی قعدہ 1ھ)
4. غزوہ اَبواء یا وَدّان (صفر 2ھ)
5. غزوۂ بُواط (ربیع الاوّل 2ھ)
6. غزوۂ سفوان (ربیع الاوّل 2ھ)
7. غزوۂ ذی العُشَیرہ (جمادی الآخرہ 2ھ)
8. سَریّہ نخلہ (رجب 2ھ)

ایک مغالطہ کا ازالہ

- تمام غزوات دفاعی نوعیت کے تھے، اِسلام اپنے غلبے کے لیے جنگ اور خون ریزی کے راستے کو اختیار نہیں کرتا۔
- مغرب کا الزام — "اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا"۔
- ردِّ عمل کے طور پر ہمارے ہاں یہ معذرت خواہانہ انداز اختیار کر لیا گیا۔
- بالخصوص اُن طبقات نے جو مغرب کی مادّی اور سائنسی ترقی سے ذہنی طور پر مرعوب تھے۔
- جبکہ یہ بات درست نہیں ہے کہ مسلمانوں کی جنگیں محض دفاعی تھیں۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

- اِسلام دنیا میں عادلانہ نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا ظلم کرنے والوں کو پہلے تبلیغ کے ذریعہ سمجھایا جاتا ہے۔ اگر وہ ظلم سے باز نہ آئیں تو پھر اُن کے خلاف طاقت استعمال کی جاتی ہے۔ برائی کو پہلے زبان سے اور پھر ہاتھ سے روکا جاتا ہے۔
- مکہ والوں کو پورے تیرہ برس زبان سے سمجھایا گیا اور اُن کے ہر ظلم کو کُفُّوٓا اَیۡدِیَکُمۡ (اپنے ہاتھ بندھے رکھو) کی ہدایتِ قرآنی (النساء: 77) پر عمل کرتے ہوئے برداشت کیا گیا۔ جب مشرکین ظلم میں بڑھتے چلے گئے تو اللہ کی طرف سے اُن کے خلاف جنگ کا حکم آیا اور پہلا مشرک مسلمانوں کے ہاتھوں نخلہ میں مارا گیا۔ گویا اِس معاملے میں پہل مسلمانوں ہی کی طرف سے ہوئی۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"ایک شخص حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا ایک تو وہ شخص ہے جو مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگ کرتا ہے ایک وہ شخص ہے جو شہرت کے لیے جنگ کرتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جو اپنی بہادری دکھانے کے لیے جنگ کرتا ہے تو ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے؟

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اس لیے جنگ کرے تاکہ اللہ کا کلمہ (دین) سربلند ہو (وہی حقیقی مجاہد ہے)"۔

(متفق علیہ)



غزوہ بدر

فہرست

غزوہ بدر کا سبب

- سریہ ٔنخلہ کے دوران مسلمانوں کے ہاتھوں ایک قریشی کافر عمرو بن حضرمی مارا گیا
- ابو جہل اور اُس کے پرجوش ساتھیوں کو مدینہ پر حملہ کرنے کا جواز مل گیا۔
- ابو سفیان کی قیادت میں قریش کا ایک تجارتی قافلہ شام سے واپس آرہا تھا، آپ ﷺ اسے روکنے کے لئے اپنے 313 ساتھیوں کے ساتھ نکلے۔
- ابو سفیان نے ہنگامی طور پر امداد کے لئے مکہ پیغام بھیجا اور مکہ سے کیل کانٹے سے لیس ہو کر ایک ہزار کا لشکر مدینہ پر حملے کے لئے نکل پڑا۔

غزوہ بدر سے قبل مشاورت

- ایک طرف لشکر ہے جس میں ایک ہزار جنگجو ہیں اور اُن کے پاس چھ سو زر، ایک سو گھوڑے اور سات سو اونٹ ہیں۔
- دوسری طرف قافلہ ہے جس کے ساتھ صرف چالیس محافظ ہیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ قافلہ کی طرف چلیں۔
- اللہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء تھی کہ ابو جہل کے قافلے سے ٹکراؤ ہو۔
- حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر بن خطاب اور حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہم کی ایمان افروز تقاریر۔

بدر کی شب نبی ﷺ کی دعا

"اے اللہ! تُو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اِسے پورا فرما دے۔
اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد اور تیرے وعدے کا سوال کر رہا ہوں۔
اے اللہ! کل اگر یہ لوگ یہاں شہید ہو گئے
تو پھر قیامت تک تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔
اے میرے رب میں نے اپنی پندرہ برس کی کمائی میدان میں لا کر ڈال دی ہے"۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعائیں

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ (الانفال: 9-10)

"جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اُس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔ اور اِس مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اِس سے اطمینان حاصل کریں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے"۔

بارانِ رحمت کا نزول

- مسلمان بدر کی وادی کے جس حصہ میں تھے وہاں ریت کی وجہ سے دشواری تھی۔
- جبکہ کفار جس جگہ پر تھے وہ زمین کا حصہ سخت تھا۔
- اللہ تعالیٰ نے بدر کی شب بارش نازل فرمائی جو مشرکین پر تو موسلا دھار برسی اور کیچڑ کی وجہ سے اُن کے لئے دشواری پیدا ہو گئی۔ مسلمانوں پر یہ بارش پھوار بن کر برسی جس سے ریت میں سختی آ گئی۔ (الانفال:11)

بدر کا معرکہ

- ۱۷ ار رمضان المبارک سن ۲ ہجری کو بدر کا معرکہ اور اللہ کی نصرت کا ظہور (الانفال:12)
- مسلمانوں نے آگے بڑھ بڑھ کر مشرکین پر حملے شروع کیے
- آپ ﷺ نے ایک مُٹھی کنکریوں کی قریش کی طرف پھینکی۔ مشرکین میں سے کوئی بھی نہیں تھا جس کی آنکھیں، نتھنے اور منہ اِن کنکریوں سے محفوظ رہا ہو (الانفال : 17)
- یہ معرکہ، مشرکین کی شکستِ فاش اور مسلمانوں کی فتحِ مبین پر ختم ہوا
- اسلامی لشکر میں کل 313 افراد اور صرف 8 تلواریں، 2 گھوڑے اور 70 اونٹ تھے
- اِس میں چودہ مسلمان شہید ہوئے اور مشرکین کے ستّر آدمی مارے گئے اور ستّر قید کئے گئے

مالِ غنیمت کا مسئلہ

- بدر کی جنگ کے اختتام پر مالِ غنیمت کے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔
- اللہ کی طرف سے سورۂ انفال کی پہلی ہی آیت میں ہدایت۔
- جنگ کے دوران ایک مومن کا اصل مطلوب اللہ کی رضاجوئی کے لئے حصولِ شہادت ہوتا ہے، مالِ غنیمت تو اضافی شے ہے۔
- مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کا ہوگا اور بقیہ مجاہدین میں برابر برابر تقسیم ہوگا (الانفال : 41)۔

قیدیوں کے بارے میں فیصلہ

- جب نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ کیا۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ یہ قیدی ہمارے قبیلہ کے لوگ ہیں آپ ﷺ اِن سے فدیہ لے لیں۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ ہر قیدی کو اُس کے قریبی عزیز کے حوالے کر دیں تاکہ وہ اپنے ہاتھ سے اُسے قتل کرے۔
- آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے قبول فرمالی۔
- اس پر اللہ کی طرف سے توجہ دلائی گئی۔

معرکہ بدر - یوم الفرقان

- اِس دن کی شاندار فتح سے مسلمانوں کا حوصلہ یقیناً بہت بلند ہوا۔
- پورے علاقے پر مسلمانوں کا دبدبہ قائم ہو گیا۔
- قریش کی قیادت غارت ہو گئی اور اُن کی کمر پہلے ہی معرکہ میں ٹوٹ گئی۔
- اِس فتح و کامرانی کی بدولت دعوتِ توحید اور اِسلامی تحریک کی انقلابی جدوجہد کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔
- پورے عرب پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ حق پر کون ہے اور اللہ کی نصرت وحمایت کس کے ساتھ ہے۔

متفرق واقعات

- ۲ھ میں رمضان کا روزہ اور صدقہ فطر کی فرضیت
- زکوٰۃ کے مختلف نصابوں کا تعین
- شوال ۲ھ: پہلی عید الفطر
- حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال
- ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

”میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جماعت اختیار کرنے کا، سننے کا، اطاعت کرنے کا، ہجرت کرنے کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا“ ۔

(ترمذی، مسند احمد)



غزوہ اُحد

فہرست

غزوہ بدر کے بعد سرگرمیاں: مزید خطرات

- **یہود و مشرکین** (المائدۃ: 82)
  - یہود: رنج و عداوت
  - اہلِ مکہ: انتقام کی آگ
- **منافقین**
  - درپردہ سازشیں

غزوہ بدر کے بعد سرگرمیاں

- **غزوہ بنو قینقاع**
  - یہود کا قبیلہ
  - شوال 2ھ میں جلاوطن
- **کعب بن اشرف کا قتل**
  - مالدار اور شاعر
  - گستاخ رسول

غزوہ اُحد

- **قریش کا جوشِ انتقام**
  - ابوسفیان کے قافلہ کا سارا مال جنگ کے لیے بیچ ڈالا گیا
- **قریش کی تیاری**
  - 3000 کی فوج
  - 15 عورتیں
  - 3000 اونٹ
  - 200 گھوڑے
  - ابوسفیان سپہ سالار

غزوہ اُحد

- **مشاورت**
  - رسول اللہ ﷺ کی رائے
  - عبد اللہ بن اُبی کی رائے
  - جوشیلے صحابہ کی رائے
  - بالآخر مقابلہ کا فیصلہ
- **اسلامی لشکر**
  - 1000 کا لشکر
  - مہاجرین کا ایک اور انصار کے دو دستے

غزوہ اُحد

- **منافقین کی سازش**
  - عبداللہ بن اُبی 300 افراد کو لے کر پلٹ آیا
  - مسلمانوں میں سے دو گروہوں میں کم ہمتی بعد ازاں ثابت قدمی
- **دفاعی منصوبہ**
  - پشت پر اُحد کا پہاڑ
  - جبل رماۃ پر 150 افراد کا تعین اور خصوصی تاکید

غزوہ اُحد

- رسول اللہ ﷺ کی ترغیب
  - ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کا جذبہ
- قریش کی چالبازیاں
  - انصار کو الگ کرنے کی کوشش
  - ابو عامر راہب (فاسق)
- قریشی عورتوں کا کردار
  - جذبات بھڑکانے کے لیے اشعار

غزوہ اُحد

- **مبارزت**
  - زبیر بن عوام (حواریٔ رسول ﷺ) ابو طلحہ عبدری کو قتل کرتے ہیں
- **عام جنگ**
  - ہر طرف جنگ
  - تیر اندازوں کی بھرپور محنت
  - مشرکین پر حملے
  - حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

غزوہ اُحد

- مسلمان نرغے میں
  - تیر اندازوں کی غلطی
  - خالد بن ولید کا حملہ
  - مسلمان دو پاٹوں کے درمیان

غزوہ اُحد

- نبی ﷺ پر حملہ
  - 7 انصاری آپ کے دفاع میں شہید
  - رسول اللہ ﷺ زخمی ہوتے ہیں
  - حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت
  - آپ ﷺ کے قتل کی افواہ

غزوہ اُحد

- **گھاٹی میں**
  - نرغے سے نکل کر گھاٹی میں قیام
  - مسلمانوں کی لاشوں کا مثلہ
  - ابی بن خلف کا قتل
- **مقتولین**
  - مسلمان: 70
  - مشرک: 24 یا 37

غزوہ اُحد

- مشرکین کی واپسی
  - ابو سفیان جبل اُحد پر
  - گفتگو اور قرارداد
- شہید اور زخمیوں کی خبرگیری

غزوہ اُحد

• اللہ کی حمد و ثناء

امام احمد کی روایت ہے کہ اُحد کے روز جب مشرکین واپس چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: برابر ہو جاؤ؛ ذرا میں اپنے رب عزوجل کی ثناء کروں۔ اس حکم پر صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ یں اور آپ نے یوں فرمایا: اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری حمد ہے۔ اے اللہ! جس چیز کو تو کشادہ کردے اسے کوئی تنگ نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو تنگ کرکے اسے کوئی کشادہ نہیں کر سکتا۔ جس شخص کو تو گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جس شخص کو تو ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ جس چیز کو تو دور کردے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کر دے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! ہمارے اوپر اپنی برکتیں، رحمتیں اور فضل ورزق پھیلا دے۔

غزوہ اُحد

• اللہ کی حمد و ثناء

اے اللہ! میں تجھ سے برقرار رہنے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ٹلے اور نہ ختم ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے فقر کے دن مدد کا اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ نہیں دیا ہے اس کے بھی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ہمارے نزدیک ایمان کو محبوب کر دے اور اسے ہمارے دلوں میں خوشنما بنا دے اور کفر، فسق اور نافرمانی کو ناگوار بنا دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں کر دے۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان رکھتے ہوئے وفات دے اور مسلمان ہی رکھتے ہوئے زندہ رکھ اور رسوائی اور فتنے سے دوچار کیے بغیر صالحین میں شامل فرما۔ اے اللہ! تو ان کافروں کو مار اور ان پر سختی اور عذاب کر جو تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے اور تیری راہ سے روکتے ہیں۔ اے اللہ! ان کافروں کو بھی مار جنہیں کتاب دی گئی۔ یا الٰہ الحق

غزوہ اُحد

- شہید اور زخمیوں کی خبر گیری
  - مشرکین کا تعاقب
- قرآن مجید کا تبصرہ

غزوہ اُحد میں وقتی شکست کی حکمتیں

- مسلمانوں کو نظم کی خلاف ورزی کی نحوست سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ آئندہ کبھی بھی اِس غلطی کا ارتکاب نہ کریں
- اللہ تعالیٰ اِیمان کا دعویٰ کرنے والوں کی آزمائش کرنا چاہتا تھا (آل عمران: 179) جس سے منافقین کا نفاق بھی ظاہر ہو گیا (آل عمران: 167-166، 154)
- آزمائشیں اہلِ ایمان کی تربیت کا ذریعہ بنتی ہیں

غزوہ اُحد میں وقتی شکست کی حکمتیں

- اللہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا لہذا اُن کے لئے اِس کے اسباب بھی فراہم کردیئے (آل عمران: 176، 178)
- اللہ آزمائش کے ذریعہ اہلِ ایمان کو شہادت کے اعلیٰ ترین مرتبہ تک لے جاتا ہے اور؛
- جنت کے اعلیٰ درجات تک پہنچا دیتا ہے (آل عمران: 157، 171-169)

غزوہ اُحد کے ضمن میں چند اصولی ہدایات

- مسلمانوں کو خبردار کردیا گیا کہ حالات کتنے ہی مایوس کن کیوں نہ ہوں ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرو وہی تمہارا حقیقی خیر خواہ ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کو ہدایت کہ ساتھیوں کا خلوص اگر شک وشبہ سے بالاتر ہے تو خواہ اُن سے نیک نیتی سے کیسی ہی غلطی ہو جائے، اُن سے نرمی برتی جائے، اُنہیں معاف کر دیا جائے۔
- مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ نہ اپنے اسباب کی قلت سے مایوس ہونا اور نہ دشمن کے اسباب کی کثرت سے مرعوب ہونا۔ تمہاری نگاہ صرف اللہ کی طرف رہے (آل عمران:160)

غزوہ اُحد کے ضمن میں چند اصولی ہدایات

- مسلمانوں کو یہ حقیقت یاد دلائی گئی کہ اللہ کے اذن کے بغیر کسی کی موت واقع نہیں ہو سکتی۔ موت کا وقت اور جگہ طے ہے۔ (آل عمران:145، 154)
- ابھی قتال کے مرحلہ میں کئی معرکے آنے تھے لہذا مسلمانوں کو آگاہ کر دیا گیا کہ حقیقت میں اللہ والے وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں بڑی پامردی سے جنگ کرتے ہیں۔ (آل عمران: 146-148)



غزوہ احزاب

فہرست

غزوہ احد کے بعد فوجی مہمات

غزوۂ اُحد میں پیش آمدہ صورتحال کی وجہ سے مسلمانوں کی شہرت اور ساکھ پر اثرات:

- بنو اسد کی مدینہ پر حملہ کی تیاری
- عضل اور قارہ (10 صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت)
- بئرِ معونہ (70 صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت)
- بنو نضیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی کوشش
- بنو غطفان کا مدینہ پر حملے کا پروگرام

غزوہ احد کے بعد فوجی مہمات

- **سریہ ابو سلمہ** رضی اللہ عنہ (محرم ۴ھ)
  - قبیلہ بنو اسد کا مدینہ پر حملہ کا ارادہ خاک میں ملا دیا گیا
- **عبد اللہ بن اُنیس** رضی اللہ عنہ **کی مہم** (محرم ۴ھ)
  - خالد بن سفیان ہُذلی کے خلاف کارروائی
- **رجیع کا حادثہ** (صفر ۴ھ)
  - عضل اور قارہ کے ساتھ 10 صحابہ کو بھیجا گیا دین سکھانے کے لیے
  - حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا شہادت سے قبل 2 رکعت نماز پڑھنا
- **بئرِ معونہ کا المیہ** (صفر ۴ھ)
  - 70 صحابہ رضی اللہ عنہم کو ابو براء عامر کی درخواست پر اہلِ نجد کو دعوتِ دین کے لیے بھیجا

غزوہ بنی نضیر

- **سبب:**
  - آپ ﷺ بنو کلاب کے دو مقتولین کی دیت میں اعانت کے بنو نضیر کے پاس تشریف لے گئے
  - دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے
  - یہود نے سازش کی کہ آپ ﷺ پر اوپر سے چکی گرا کر ہلاک کر دیں

غزوہ بنی نضیر

- **اللہ کی مدد:**
  - وحی کے ذریعے یہود کے ارادوں سے باخبر کر دیا
  - بنو نضیر کو نوٹس :
    1. مدینے سے نکل جاؤ
    2. دس دن کی مہلت
    3. اُس کے بعد گردن ماردی جائے گی

غزوہ بنی نضیر

- **منافقین کا طرز عمل:**
  - اپنی جگہ برقرار رہو، گھر بار نہ چھوڑو
  - 2000 لوگوں کے ساتھ تمہاری مدد کریں گے
  - تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی نکلیں گے

غزوہ بنی نضیر

- مؤمنین کا لشکر:
  - علم: حضرت علی رضی اللہ عنہ
  - مدینہ کا انتظام: حضرت عبد اللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ

غزوہ بنی نضیر

- **بنو نضیر قلعہ بند:**
  - قلعہ بند رہ کر فصیل سے تیر اور پتھر برساتے رہے
  - آپ ﷺ کے حکم پر کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلا دیا گیا (الحشر:5)
  - بنو قریظہ الگ رہے
  - عبد اللہ بن ابی نے خیانت کی

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ (الحشر: 16)

غزوہ بنی نضیر

- انجام:
  - اللہ نے دلوں میں رعب ڈال دیا
  - جلاوطنی کی پیش کش رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمائی
  - اسلحہ کے سوا باقی سازوسامان اونٹوں پر لادنے کی اجازت
  - اپنے ہاتھوں اپنے گھروں کو برباد کیا
  - مالِ فے

غزوہ بنی نضیر کے بعد

- **غزوہ نجد** (ربیع الثانی / جمادی الاول ۴ھ):
    - بنو غطفان کے دو قبیلے بنو محارب اور بنو ثعلبہ کی نفری فراہم کرنے کی کوششیں ناکام بنادی گئیں۔
- **غزوہ بدر دوم** (شعبان ۴ھ):
    - مر الظہران پر پہنچ کر ابو سفیان کے ساتھیوں پر خوف و ہیبت سوار ہوئی اور واپس جانے کا فیصلہ کر لیا۔
    - مسلمانوں نے 8 روز ٹھہر کر دشمن کا انتظار کیا۔
- **غزوہ دُومۃ الجندل** (ربیع الاول ۵ھ):

غزوہ احزاب: پس منظر

- خیبر کے یہودی سرداروں نے قریش، بنو غطفان اور دیگر عرب قبائل کو مسلمانوں کو فیصلہ کن شکست دینے کے لیے آمادہ کر لیا۔
- حملہ آوروں کی مجموعی تعداد دس ہزار تھی۔
- یہودی قبیلہ بنو قریظہ نے بھی میثاقِ مدینہ توڑ دیا۔
- اجتماعی سطح پر مسلمانوں کی آزمائش کا نقطہ عروج۔

غزوہ سے قبل مشاورت اور خندق کی کھدائی

- حضرت سلمان فارسی ؓ کی مدینہ کے گرد خندق کھودنے کی تجویز
- نبی اکرم ﷺ نے اِس تجویز کو قبول فرمایا اور ہر دس آدمیوں کو چالیس ہاتھ خندق کھودنے کا کام سونپ دیا
- بھوک کی شدت اور آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل
  - آپ ﷺ کی دُعا:
  - اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ
  - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جواب:
  - نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

مدینہ پر حملہ

- **منافقین کا طرزِ عمل**

- محمد ﷺ نے ہم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا کہ ہم قیصر و کسری کے خزانے پائیں گے۔ (معاذ اللہ)
- نبی اکرم ﷺ سے بہانہ کرتے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں لہذا ہمیں گھر جانے کی اجازت دی جائے۔

مدینہ پر حملہ

• مؤمنین کا طرزِ عمل

• اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا وعدہ سچا تھا۔

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫
وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ؕ۲۲

(الاحزاب: 22)

کفار کی ذلت آمیز شکست

- نبی ﷺ نے تین ہزار ساتھیوں کی خندق کے ساتھ ساتھ مورچہ بندی فرمائی
- مشرکین کی طرف سے خندق پار کرنے کی ناکام کوششیں
- ایک ماہ کے محاصرہ کے بعد کفار کے لشکر کی شکست اور ذلت کے ساتھ واپسی
- بنو قریظہ اور کفار کے لشکروں کے درمیان پھوٹ

کفار کی ذلت آمیز شکست

- مسلمانوں کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡعَوۡرَاتِنَا وَ اٰمِنۡ رَوۡعَاتِنَا (بخاری)

"اے اللہ! ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمیں خطرات سے مامون کر دے"

- رسول اللہ ﷺ کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ مُنۡزِلَ الۡکِتَابِ سَرِیۡعَ الۡحِسَابِ اھۡزِمِ الۡاَحۡزَابَ اَللّٰھُمَّ اھۡزِمۡھُمۡ وَزَلۡزِلۡھُمۡ

"اے اللہ! کتاب اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے، اِن لشکروں کو شکست دے۔ اے اللہ! اِنہیں شکست دے اور جھنجھوڑ کر رکھ دے"۔ (بخاری)

- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تند ہواؤں کے طوفان اور فرشتوں کے ذریعہ سے مدد

غزوہ احزاب: ایک فیصلہ کن موڑ

- نبی اکرم ﷺ نے اِس غزوہ سے واپسی کے بعد ارشاد فرمایا:

اَلْاٰنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا، نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْھِمْ

"اب ہم اُن پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے۔

اب ہمارا لشکر اُن کی طرف جائے گا"۔



غزوہ احزاب کے بعد کی مہمات

اور

صلح حدیبیہ

فہرست

غزوہ بنو قریظہ

- سورۃ الاحزاب میں غزوۂ احزاب کے ذکر کے بعد غزوۂ بنو قریظہ کا تذکرہ ہے۔یہودی قبیلے بنو قریظہ کی عہد شکنی پر اقدام۔
- حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کا فیصلہ:

"مردوں کو قتل جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور اموال مجاہدین میں تقسیم کردیئے جائیں"۔

دیگر فوجی مہمات

امن و سلامتی کی راہ میں حائل قبائل

اعراب کے خلاف تادیبی کروائیاں

غزوہ بنی مصطلق (6 ہجری)

- **سبب:**
  - سردارِ بنی مصطلق حارث بن ابی ضرار کی جنگ کے لیے تیاری

غزوہ بنی مصطلق (6 ہجری)

• رسول اللہ ﷺ کا اقدام

- چشمہ مریسیع تک پہنچے تو بنو مصطلق آمادہ جنگ ہو گئے
- رسول اللہ ﷺ کے حکم پر یکبارگی حملہ اور مشرکین کی شکست
- عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا
- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سردار کی بیٹی

غزوہ بنی مصطلق (6 ہجری)

- غزوۂ بنی مصطلق سے قبل منافقین بالخصوص عبد اللہ بن اُبی کا رویّہ
  - بنو قینقاع کے معاملے میں دخل اندازی
  - غزوۂ احد میں شر، بدعہدی اور مسلمانوں میں تفریق کی کوشش
  - اس کے باوجود ہر جمعہ رسول اللہ ﷺ کے خطبہ سے پہلے کھڑا ہو کر کہتا: "لوگو! یہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ نے ان کے ذریعہ تمہیں عزت و احترام بخشا ہے لہٰذا ان کی مدد کرو، انہیں قوت پہنچاؤ اور ان کی بات سنو اور مانو"۔

غزوہ بنی مصطلق (6 ہجری)

- غزوۂ بنی مصطلق سے قبل منافقین بالخصوص عبد اللہ بن اُبی کا رویّہ
  - بنو نضیر سے بھی رابطہ قائم کر رکھا تھا اور ان سے مل کر مسلمانوں کے خلاف در پردہ سازشیں کیا کرتا تھا۔
  - غزوۂ خندق میں مسلمانوں کے اندر اضطراب اور کھلبلی مچانے کے لیے طرح طرح کے جتن کیے تھے۔
  - حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کرنے پر عبد اللہ بن ابی اور منافقین کا پروپیگنڈہ

غزوہ بنی مصطلق (6 ہجری)

- غزوۂ بنی مصطلق میں منافقین کا کردار
  - مدینہ سے ذلیل ترین آدمی کو نکالنے کی بات (سورۃ المنافقون:8)
  - واقعہً افک (سورۃ النور:11-20)

غزوہ بنی مصطلق کے بعد کی فوجی مہمات

ڈھیٹ بدوؤں اور اکڑے ہوئے دشمن کو
خوفزدہ کرنے کے لیے



صلحِ حدیبیہ

صلح حدیبیہ (6 ہجری) – فتح مبین

- رسول اللہ ﷺ کا خواب : عمرہ کی ادائیگی
- تعمیرِ حکیم میں چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ روانگی
- قریش کی روکنے کی کوشش اور آپ کا حدیبیہ میں پڑاؤ
- مسلمانوں کے جذباتِ دیکھ کر قریش کی طرف سے صلح پر آمادگی

بیعتِ رضوان

- نبی ﷺ کی طرف سے حضرت عثمانؓ کی بطور سفیر روانگی
- قریش کا حضرت عثمانؓ کو روک لینا اور مسلمانوں میں اُن کی شہادت کی افواہ
- خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے آپ ﷺ کا صحابہ کرام سے ایک درخت کے نیچے بیعت علی الموت لینا

بیعتِ رضوان

- اِس بیعت (یعنی بیعتِ رضوان) کا ذکر اللہ نے سورہ ٔفتح میں دو بار کیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ
فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۰

(الفتح: 10)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(الفتح: 18)

صلح اور اس کے یک طرفہ شرائط

- مسلمانوں کی بیعت علی الموت کی اطلاع ملنے پر قریش کی مرعوبیت اور صلح پر آمادگی
- قریش کا صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے اپنے ایک سردار سہیل بن عمرو کو روانہ کرنا
- سہیل کی آپ ﷺ کے پاس پہنچ کر دیر تک گفتگو اور صلح کی دفعات طے پانا

صلح کی دفعات

1. مسلمان اِس سال مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ اگلے سال عمرے کے لئے آئیں گے اور مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔

2. ہر قبیلہ کو اختیار ہو گا کہ وہ اگر چاہے تو مسلمانوں کا حلیف بن جائے یا قریش کا حلیف بن جائے۔

صلح کی دفعات

3. قریش کا جو آدمی بھاگ کر مدینہ جائے گا، اُسے واپس کر دیا جائے گا لیکن جو شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ آئے گا، اُسے واپس نہیں کیا جائے گا

4. صلح کا یہ معاہدہ دس سال تک جاری رہے گا۔ فریقین جنگ بند رکھیں گے اور ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔

صلح کے بعد کے واقعات

- ابو جندلؓ کی آمد اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے انہیں صبر کی تلقین
- یک طرفہ شرائط پر صلح کے حوالے سے مسلمانوں کی بے چینی

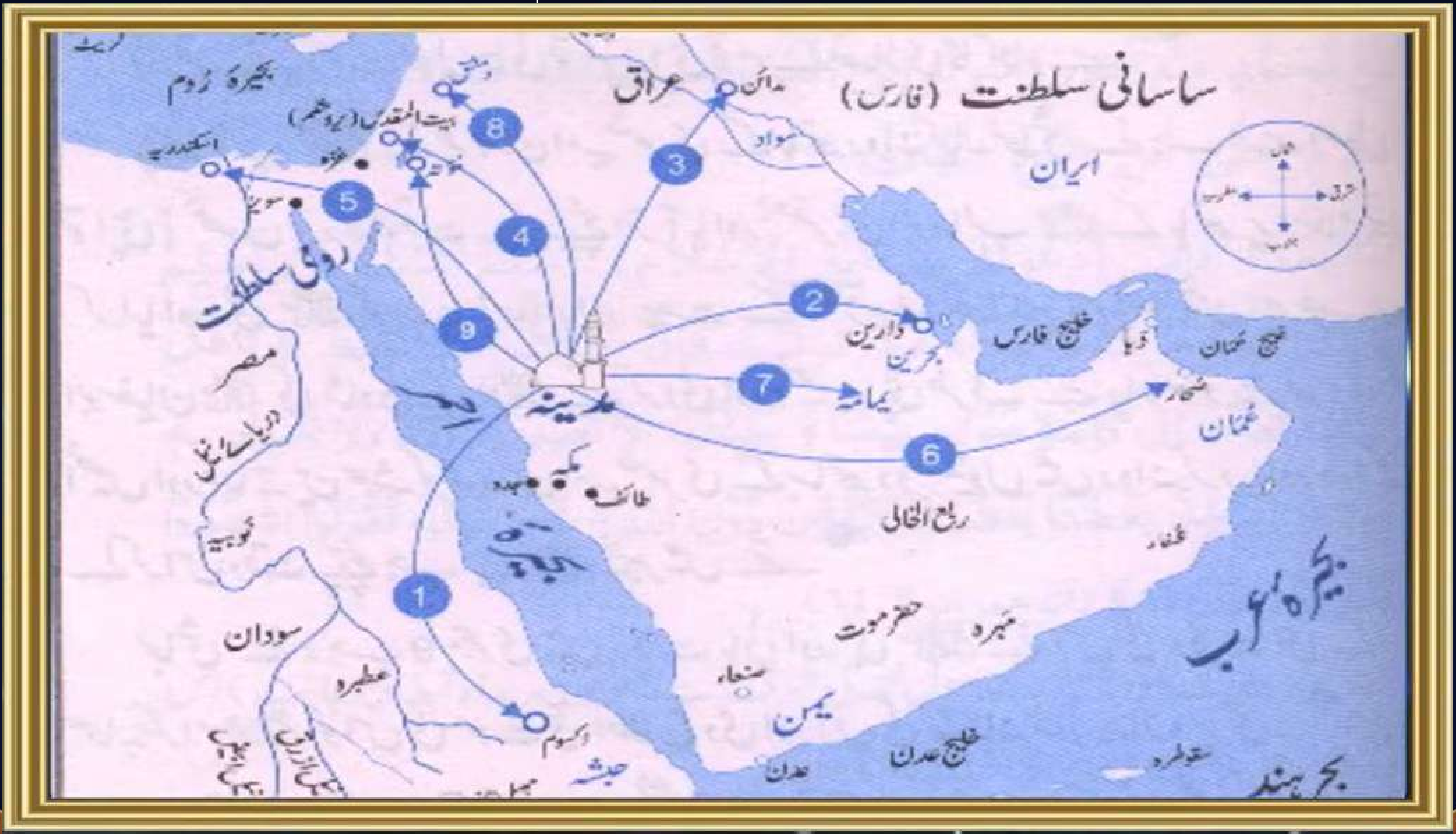
صلح حدیبیہ-فتح مبین

- مسلمانوں کو ایک طاقت تسلیم کر لیا گیا
- قریش کا اسلام کو بھی ایک دین کی حیثیت سے تسلیم کر لینا
- مسلمانوں اور مشرکینِ مکہ کے درمیان رابطوں کا آغاز
- عقیدے اور دین کے بارے میں لوگوں کی مکمل آزادی کا اعتراف
- دیگر دشمنوں کے خلاف کاروائیاں اور خیبر کی فتح

بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط

- صلح حدیبیہ کا نتیجہ: امن
- اس دوران دعوت اسلام کے مواقع

بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط



بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط

نمبر شمار	مخاطب	مقام
1	نجاشی اصحمہ	اکسوم (حبش)
2	مُنذر بن ساویٰ	دارین (بحرین)
3	خسرو پرویز	مدائن (فارس)
4	قیصر روم، ہرقل	القدس (یروشلم)
5	مقوقس شاہِ مصر	اسکندریہ
6	جیفر و عبد جلندی	عمان
7	ہوذہ بن علی	یمامہ
8	حارث بنی ابی شمر غسانی	دمشق
9	شُرحبیل بن عَمرو	مؤتہ / بلقاء



غزوہ خیبر تا معرکہ موُتہ

فہرست

غزوہ خیبر

- صرف اصحاب بیعت رضوان کی شرکت
- یہود کے خلاف فیصلہ کن اقدام
- نبی اکرم ﷺ نے عَلَم اس شخص کو عطا کرنے کا اعلان فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ

غزوہ خیبر

- خیبر کے آٹھ قلعے تھے جن میں سے پہلے حصہ میں پانچ اور دوسرے حصہ میں تین قلعے تھے۔ باقاعدہ جنگ پہلے ہی حصے میں ہو پائی اور دوسرا حصہ بغیر جنگ کے ہی مسلمانوں کے حوالہ کر دیا گیا۔
- خیبر کے نصفِ ثانی کے حوالہ سے صلح کی بات چیت
- بات چیت کے نتیجہ میں مصالحت ہو گئی اور قلعے مسلمانوں کے حوالہ کر دیئے گئے۔
- ابو الحُقیق کے بیٹوں کی بد عہدی اور ان کا قتل

غزوہ خیبر

- اموال غنیمت کی تقسیم
- خیبر کی زمین یہود کے حوالہ کی گئی اس شرط پر کہ وہ کھیتی اور پھلوں کے پیداوار کے آدھے حصہ کے حقدار ہوں گے جبکہ بقیہ نصف مسلمانوں کا ہو گا۔
- کل زمین کو 3600 حصوں میں تقسیم کیا گیا جس میں سے نصف یہود اور نصف مسلمانوں کا رہا۔

غزوہ خیبر

- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح: حضرت صفیہ کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں جو کہ بد عہدی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔ حضرت صفیہ قیدی عورتوں میں شامل کی گئیں۔ پھر ان پر اسلام پیش کیا گیا جو انہوں نے قبول کیا پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ اور واپسی کے سفر کے دوران میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ بھی منعقد ہوا۔
- زہر آلود بکری کا واقعہ
- جنگ خیبر کے مقتولین: مسلمانوں میں سے ایک قول کے مطابق 19 صحابہ نے جامِ شہادت نوش کیا جب کہ یہود کے مقتولین کی تعداد 93 رہی

غزوہ خیبر

- فدک: اہل فدک کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا اور انہوں نے فدک کی نصف پیداوار دینے کی شرط پر مصالحت کی۔
- وادی القریٰ
- مدینہ کی طرف واپسی

عمرہ قضا (ذی قعدہ 7 ہجری)

- اہل حدیبیہ سمیت دو ہزار افراد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ
- ذوالحلیفہ پہنچ کر احرام باندھا گیا
- صرف سوار کا ہتھیار یعنی میان میں رکھی تلواریں ساتھ رکھی گئیں

عمرہ قضا (ذی قعدہ 7 ہجری)

- مشرکین نے مسلمانوں پر لعن طعن کرتے ہوئے کہا کہ یثرب کے بخار نے انہیں کمزور کر ڈالا ہے اس لیے نبی ﷺ نے طواف کے تین چکروں میں صحابہ کو اکڑ کر چلنے کا حکم دیا۔ مزید بر آں آپ ﷺ نے اضطباع کا بھی حکم دیا۔
- 3 دن مکہ میں قیام۔ چوتھے دن مشرکین نے آکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب ہمارے ہاں سے روانہ ہو جائیں۔

عمرہ قضا (ذی قعدہ 7 ہجری)

- مشرکین نے مسلمانوں پر لعن طعن کرتے ہوئے کہا کہ یثرب کے بخار نے انہیں کمزور کر ڈالا ہے اس لیے نبی ﷺ نے طواف کے تین چکروں میں صحابہ کو اکڑ کر چلنے کا حکم دیا۔ مزید بر آں آپ ﷺ نے اضطباع کا بھی حکم دیا۔
- 3 دن مکہ میں قیام۔ چوتھے دن مشرکین نے آکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب ہمارے ہاں سے روانہ ہو جائیں۔

معرکہ مُوتہ (جمادی الاولیٰ 8 ہجری)

- امیر بُصرٰی شرحبیل بن عمرو غسانی نے حضرت حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو شہید کرا دیا۔
- سفیر کا قتل اعلان جنگ کے مترادف ہوتا ہے۔
- اس اعلان جنگ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 3000 کا لشکر روانہ فرمایا
- سپہ سالار بالترتیب:

(1) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(2) جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(3) عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

معرکہ مؤتہ (جمادی الاولیٰ 8 ہجری)

- اہم ہدایات

"اللہ کے نام سے، اللہ کی راہ میں، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے غزوہ کرو اور دیکھو! بد عہدی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، کسی بچے، عورت اور قریب المرگ بڈھے کو اور گرجے میں رہنے والے تارک الدنیا کو قتل نہ کرنا، کھجور اور کوئی درخت نہ کاٹنا اور نہ کسی عمارت کو منہدم کرنا"۔

- 2 لاکھ رومیوں کا مقابلہ تین ہزار مسلمانوں سے۔

معرکہ مؤتہ (جمادی الاولیٰ 8 ہجری)

- عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی جرأت ایمانی
- تینوں سپہ سالار شہید ہو جاتے ہیں
- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ کٹ گئے تب بھی وہ علم تھامے رہے، اسی وجہ سے انہیں طیار اور دو پروں والا کہتے ہیں۔ انکے جسم پر تقریباً 90 زخم آئے بالآخر شہید ہوئے۔
- خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری اور مہارت۔ انکے ہاتھوں 9 تلواریں ٹوٹیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ قرار دیا

معرکہ مؤتہ (جمادی الاولیٰ 8 ہجری)

- خاتمۂ جنگ اور مسلمانوں کی ساکھ میں اضافہ
- فریقین کے مقتولین۔ مسلمان 12 کی تعداد میں شہید ہوئے جبکہ رومی ایک بڑی تعداد میں مارے گئے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"میری تمنا ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں قتل کردیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر قتل کیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر قتل کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے اور پھر قتل کیا جاؤں"۔

(صحیح بخاری)



غزوہ فتح مکہ

(8ہجری)

فہرست

مکہ کی طرف اقدام کا پس منظر

- شعبان 8 ہجری میں قریش کے حلیف قبیلے بنو بکر نے صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔
- قریش نے اِس حملہ میں بنو بکر کی بھرپور مدد کی۔
- اِس اچانک حملہ کی وجہ سے بنو خزاعہ کا شدید نقصان ہوا
- قریش کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور اُنہوں نے صلح کی تجدید کے لیے ابوسفیان کو مدینہ بھیجا۔

مکہ کی طرف اقدام کا پس منظر

- ابو سفیان اپنی بیٹی اور نبی ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تاکہ ان کے ذریعہ نبی ﷺ سے سفارش کی جائے لیکن ان کی طرف سے سخت طرزِ عمل سامنے آیا۔
- اس کے بعد ابو سفیان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کی تجدید کی درخواست کی لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔
- نبی اکرم ﷺ نے قریش کے خلاف اقدام کے لئے مکہ کی طرف روانگی کی تیاری شروع کر دی

مکہ کی طرف اقدام کا پس منظر

- نبی اکرم ﷺ نے قریش کے خلاف اقدام کے لئے مکہ کی طرف روانگی کی تیاری شروع کردی
- آپ ﷺ 10 رمضان المبارک سن 8 ہجری کو دس ہزار صحابہؓ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔

مکہ والوں کے لیے امان

- مکہ کے قریب مرّ الظہران پہنچ کر اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا اور آپ ﷺ کے حکم سے ہر سپاہی نے اپنے لیے علیحدہ آگ روشن کی۔ اس طرح دس ہزار آگ کے الاؤ روشن کیے گئے۔

- **ابوسفیان دربارِ نبوت میں**: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول ﷺ کے خچر پر سوار جا رہا تھا کہ مجھے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کی گفتگو سنائی پڑی۔ وہ باہم ردوقدح کر رہے تھے۔ ابوسفیان کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم! میں نے آج رات جیسی آگ اور ایسا لشکر تو کبھی دیکھا ہی نہیں، اور جواب میں بدیل کہہ رہا تھا یہ خدا کی قسم بنو خزاعہ ہیں۔ جنگ نے انہیں چھیل کر رکھ دیا ہے۔ اس پر ابوسفیان کہہ رہا تھا، خزاعہ اس سے کہیں کمتر اور ذلیل ہیں کہ یہ ان کی آگ اور ان کا لشکر ہو۔

مکہ والوں کے لیے امان

- مکہ کے قریب پہنچنے پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھ کر فرمایا: "ابو سفیان! تم پر افسوس! کیا اب بھی تمہارے لیے وقت نہیں آیا کہ تم یہ جان سکو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟"
- ابو سفیان نے کہا: "میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کتنے بردبار اور کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ میں اچھی طرح سمجھ چکا ہوں کہ اگر اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہوتا تو اب تک میرے کچھ کام آیا ہوتا"۔

مکہ والوں کے لیے امان

- اِس کے بعد آپ ﷺ نے ابو سفیان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور اُنہوں نے قبول کر لی۔
- آپ ﷺ نے ابو سفیان کو یہ اعزاز دیا کہ اہلِ مکہ میں سے جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اُسے امان ہے۔ اِس کے علاوہ جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اُسے امان ہے اور جو شخص مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے اُسے امان ہے۔

مکہ میں داخلہ

- مکہ کے قریب پہنچ کر نبی اکرم ﷺ نے لشکر کی ترتیب و تقسیم فرمائی۔
- خالد بن ولید کی کمان میں ایک لشکر کو روانہ کیا کہ وہ دائیں طرف سے مکہ میں زیریں حصے سے داخل ہوں اور کوہِ صفا تک پہنچ جائیں۔
- حضرت زبیر بن عوام کی قیادت میں دوسرے لشکر کو ہدایت دی کہ وہ بائیں جانب سے مکہ میں بالائی حصے سے داخل ہوں اور حجون تک پہنچ جائیں۔
- حضرت ابو عبیدہ کے زیرِ کمان لشکر کو حکم دیا کہ وہ مکہ کی وادی کے عین بطن سے داخل ہوں۔
- آپ ﷺ اِسی لشکر کے پیچھے پیچھے مکہ میں داخل ہوئے۔

مکہ میں داخلہ

- آپ ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے اور اللہ نے آپ ﷺ کو ایک بہت بڑا اعزاز بخشا تھا لیکن آپ ﷺ کی عاجزی کا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اِس قدر سر جھکا رکھا تھا کہ آپ ﷺ کا عمامہ اونٹنی کے کجاوے کو چھو رہا تھا۔

- قریش کے کچھ اوباشوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زیر کمان لشکر سے مقابلہ کیا۔اِس مقابلہ میں دو صحابی شہید ہوئے۔ مشرکین میں سے بارہ مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں

- آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔
- پھر ایک کمان کے ساتھ بیت اللہ کے گرد اور اِس کی چھت پر موجود بتوں کو توڑنا شروع کیا۔
- آپ ﷺ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 81 تلاوت فرماتے ہوئے بتوں کو توڑتے جاتے۔

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (بنی اسرائیل:81)

- پھر آپ ﷺ نے بیت اللہ میں نوافل ادا کیے۔

قریش کی معافی کا اعلان

- جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو قریش جمع تھے اور اپنے بارے میں فیصلہ کے منتظر تھے۔
- آپ ﷺ نے اُن کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا:

"میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو"۔

رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں

- اس کے بعد کوہ صفا پر تمام نو مسلموں سے بیعت لی۔ پہلے مردوں نے عہد و پیمان کیا کہ جہاں تک ہو سکے گا ہم آپ ﷺ کی بات سنیں اور مانیں گے۔ اِس کے بعد خواتین نے بیعت کی۔
- کعبے کی چھت پر اذان بلالی
- ہر گھر سے بتوں کا خاتمہ

رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں

- آپ ﷺ نے اکابر مجرمین میں سے نو آدمیوں کا خون رائیگاں قرار دیتے ہوئے حکم دیا کہ وہ کعبے کے پردے کے نیچے بھی پائے جائیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔
- انصار کے اندیشے اور رسول اللہ ﷺ کا جواب
- 19 روز مکہ مکرمہ میں قیام

فتح مکہ - ایک فیصلہ کن معرکہ

پورے جزیرہ نمائے عرب پر اسلام کا بول بالا ہو گیا اور گویا غلبۂ دین کے نبوی مشن کی جزیرہ نمائے عرب کی حد تک تکمیل ہو گئی ۔



غزوہ حنین تا غزوہ تبوک

فہرست

غزوہ حنین

- فتح مکہ کے بعد بعض اڑیل، طاقتور اور متکبر قبائل کو چھوڑ کر بقیہ سارے قبیلوں نے سپر ڈال دی تھی۔ ان اڑیل قبیلوں میں ہوازن اور ثقیف سرِ فہرست تھے
- ان قبیلوں کا مسلمانوں پر یلغار کا فیصلہ اور حنین کی وادی کے قریب پڑاؤ۔
- شوال 8ھ کو رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے حنین کی طرف 12 ہزار فوج کے ساتھ روانگی
- حنین کے قریب پہنچنے پر اسلامی لشکر پر دشمن کے تیر اندازوں کا اچانک حملہ
- مسلمانوں کی صفوں میں بھگدڑ اور رسول اللہ ﷺ کی پکار

غزوہ حنین

- دھواں دھار جنگ کا آغاز
- آپ ﷺ نے زمین سے ایک مٹھی مٹی لے کر دشمن کی طرف پھینکی اور فرمایا: شَاھَتِ الوُجُوہ "چہرے بگڑ جائیں"۔ یہ مٹھی بھر مٹی اس طرح پھیلی کہ دشمن کا کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ اس سے بھر نہ گئی ہو۔
- اس کے بعد دشمن کی قوت ٹوٹتی چلی گئی اور ان کا کام زوال پذیر ہو گا چلا گیا۔
- فتح کے بعد پیٹھ بھاگتے دشمن کا تعاقب
- مال غنیمت میں چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی ہاتھ آئی۔

غزوہ طائف

- غزوۂ طائف: غزوۂ حنین کا تسلسل
- رسول اللہ ﷺ نے اسی ماہ شوال 8 ہجری میں طائف کا قصد فرمایا۔
- اس مقصد کے لیے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک ہزار فوج کا ہراول دستہ روانہ کیا گیا پھر آپ ﷺ نے خود طائف کا رخ کیا۔
- قلعہ طائف کا محاصرہ اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے منجنیق کا استعمال
- رسول اللہ ﷺ کا نوفل بن معاویہ سے مشورہ
- دوران محاصرہ رسول اللہ ﷺ کا اعلان
- اہل ثقیف کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی دعا

غزوہ طائف

- جِعرانہ میں اموال غنیمت کی تقسیم
- انصار کا حزن و اضطراب
- رسول اللہ ﷺ کا انصار سے خطاب
- وفد ہوازن کی آمد اور قبول اسلام
- عمرہ اور مدینہ واپسی کا سفر
- رسول اللہ ﷺ کا مدینہ میں استقبال

غزوہ تبوک (رجب 9 ہجری)

- غزوہ تبوک کا پس منظر: واقعۂ موتہ
- قیصر روم کے جذبات اور ارادے
- روم و غسان کی مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاری کی عمومی خبریں
- منافقین کی ریشہ دوانیاں... مسجدِ ضرار کی سازش
- روم و غسان کی مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاری کی خصوصی خبریں
- رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایک قطعی اقدام کا فیصلہ

غزوہ تبوک (رجب 9 ہجری)

- رومیوں سے جنگ کے لئے تیاری کا اعلان
- جدوجہد کا نیا دور: دعوتِ محمدی ﷺ کا بین الاقوامی آغاز
- غزوہ کی تیاری کے لئے مسلمانوں کی دوڑ دھوپ اور اللہ کی راہ میں مسابقت کی حیرت انگیز مثالیں
- نفیرِ عام: پہلی مرتبہ (سورۃ التوبہ میں تفصیلات)
- 30 ہزار افراد پر مشتمل اسلامی لشکر کی تبوک کی طرف روانگی

غزوہ تبوک (رجب 9 ہجری)

جیش العسرہ (مشکلات)

- طویل سفر
- شدید گرمی
- کھجور کی فصل تیار
- 18 افراد کے لیے 1 اونٹ
- پتے کھانے کی نوبت
- اونٹوں کو ذبح کر کے پانی کا حصول

غزوہ تبوک (رجب 9 ہجری)

- اسلامی لشکر کی تبوک آمد اور اللہ کے رسول ﷺ کا نہایت بلیغ خطبہ۔
- رومیوں کی مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی اور جنگ کی نوبت نہیں آئی۔
- ہرقل توراۃ اور انجیل کا عالم تھا، جان گیا کہ آپ ﷺ سچے نبی ہیں
- قبائل سے معاہدات: حالات کو دیکھتے ہوئے روم کے بعض قبائل کی طرف سے مسلمانوں کی حمایت کا فیصلہ۔

غزوہ تبوک (رجب 9 ہجری)

- اسلامی حکومت کی سرحدوں کی وسعت اور روم کے آلہ کاروں کا بڑی حد تک خاتمہ۔
- آپ ﷺ نے 20 دن تبوک میں قیام فرمایا، آنے جانے میں کل 30 دن لگے۔
- لشکر اسلام کی مدینہ واپسی۔
- غزوہ کے بعد منافقین کا جھوٹے بہانوں کا معاملہ
- تین مومنین صادقین کی توبہ اور نزول وحی میں مغفرت کا اعلان
- جزیرۃ العرب پر اس غزوہ کے اثرات
- منافقین کے حوالے سے سخت رویہ کا امر ربانی

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں خدمتِ نبوی میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے آدمی نے آکر رہزنی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدی: "تم نے حِیرہ دیکھا ہے؟ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھ لوگے کہ ہودج نشین عورت حیرہ سے چل کر آئے گی، خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ آدمی چُلّو بھر کو سونا یا چاندی نکالے گا اور ایسے آدمی کو تلاش کرے گا جو اسے قبول کر لے تو کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ملے گا"۔ (صحیح بخاری)



غزوات پر ایک نظر

اور

دعوت کی کامیابی کے اثرات

فہرست

9 ہجری کے بعض اہم واقعات

- حج 9 ہجری: زیرِ امارت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- سورۃ التوبہ کی آیات کا نزول

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۟ؕ ۱

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۲ (التوبہ: 1-2)

(اے اہل اسلام اب) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکوں سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا بیزاری (اور جنگ کی تیاری) ہے۔ تو (مشرکو تم) زمین میں چار مہینے چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔ اور یہ بھی کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

9 ہجری کے بعض اہم واقعات

- حضرت علیؓ کی مکہ روانگی اور اعلان عام

اس حکم کے آجانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تاکہ وہ آپ ﷺ کی جانب سے اس کا اعلان کر دیں۔ ایسا اس لیے کرنا پڑا کہ خون اور مال کے عہد و پیمان کے سلسلے میں عرب کا یہی دستور تھا (کہ آدمی یا تو خود اعلان کرے یا خاندان کے کسی فرد سے اعلان کرائے۔ خاندان سے باہر کے کسی آدمی کا کیا ہوا اعلان تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔)

غزوات پر ایک نظر

- کوئی بھی شخص جو جنگ کے ماحول، پس منظر و پیش منظر اور آثار و نتائج کا علم رکھتا ہو یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نبی ﷺ دنیا کے سب سے بڑے اور باکمال فوجی کمانڈر بھی تھے۔
- کسی معرکے میں حکمتِ عملی، لشکر کی ترتیب اور حساس مراکز پر اس کی تعیناتی، موزوں ترین مقامِ جنگ کے انتخاب اور جنگی منصوبہ بندی وغیرہ میں آپ ﷺ سے کبھی کوئی چُوک نہیں ہوئی۔

غزوات پر ایک نظر

- آپ ﷺ نے ان غزوات کے ذریعہ امن و امان قائم کیا، فتنے کی آگ بجھائی، اسلام و بُت پرستی کی کشمکش میں دشمن کی شوکت توڑ کر رکھ دی اور انہیں اسلامی دعوت و تبلیغ کی راہ آزاد چھوڑنے اور مصالحت کرنے پر مجبور کر دیا۔
- آپ ﷺ نے محاذ آرائی کے عملی نمونوں کے ذریعہ مسلمان کمانڈروں کی ایک زبردست جماعت بھی تیار کر دی جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد عراق و شام کے میدانوں میں فارس و روم سے ٹکر لی اور جنگی منصوبہ بندی اور تدابیر میں ان کے بڑے بڑے کمانڈروں کو مات دے دی۔

غزوات پر ایک نظر

- دورِ جاہلیت میں جنگ نام تھی لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا مگر آپ ﷺ نے اس جنگ کی روح تبدیل کر کے اسے ایک مقدس جہاد میں بدل دیا۔
- رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے شریفانہ ضوابط بھی مقرر فرمائے اور اپنے فوجیوں اور کمانڈروں پر ان کی پابندی لازمی قرار دیتے ہوئے کسی حال میں ان سے باہر جانے کی اجازت نہ دی۔

اللہ کے دین میں فوج در فوج داخلہ

وفود، مبلغین اور دیگر عمال کی آمد:

- ستر سے زائد وفود کی آمد
- وفود کی پے بہ پے آمد سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت اسلامی دعوت کو کس قدر فروغ اور قبولِ عام حاصل ہو چکا تھا۔
- یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اہلِ عرب ریاستِ مدینہ کو کتنی قدر اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے تھے حتیٰ کہ اس کے سامنے سپر انداز ہونے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں سمجھتے تھے۔

اللہ کے دین میں فوج در فوج داخلہ

وفود کی آمد کے مقاصد:

- قیدیوں کو چھڑانے کے لئے
- امان طلب کرنے کے لئے
- مناظرے کے لئے
- اسلامی لشکر کی واپسی کے لئے
- جزیہ دینے پر آمادگی کے لئے
- اسلامی تعلیمات جاننے کے لئے
- اسلام قبول کرنے کے لئے

حاصل: بدوؤں میں اسلام کی قبولیت

دعوت کی کامیابی اور اثرات

- آپ ﷺ اپنے کاندھے پر اس رُوئے زمین کی سب سے بڑی امانت یعنی ساری انسانیت کا بارِ گراں اٹھائے مسلسل کھڑے رہے۔ آپ ﷺ نے اس انسانی ضمیر کے میدان میں جنگ و جہاد اور تگ و تاز کا بوجھ اٹھایا جو جاہلیت کے اوہام اور تصورت کے اندر غرق تھا۔
- جب اس ضمیر کو اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی صورت میں جاہلیت اور حیاتِ ارضی کے تہ در تہ بوجھ سے آزاد کر لیا تو ایک دوسرے میدان میں دشمنانِ دین کے ساتھ آپ ﷺ نے پیہم معرکوں پر معرکے شروع کر دیئے۔

دعوت کی کامیابی اور اثرات

- پھر ان تمام کاروائیوں کے دوران ابھی پہلا معرکہ یعنی ضمیر کا معرکہ ختم نہیں ہوا تھا کیوں کہ یہ دائمی معرکہ ہے۔ اس میں شیطان سے مقابلہ ہے اور وہ انسانی ضمیر کی گہرائیوں میں گھس کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھتا ہے۔
- دنیا آپ ﷺ کے قدموں پر ڈھیر تھی مگر آپ تنگی و ترشی سے گزر بسر کر رہے تھے اور جہد و مشقت اپنائے ہوئے تھے۔ مسلسل اور کڑی محنت سے سابقہ تھا مگر ان سب پر آپ ﷺ نے صبر جمیل اختیار کر رکھا تھا۔

دعوت کی کامیابی اور اثرات

- آپ ﷺ رات میں قیام فرماتے اور اپنے رب کی عبادت کرتے تھے، اس کے قرآن کی ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتے تھے اور ساری دنیا سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔
- اس طرح آپ ﷺ نے مسلسل اور پیہم معرکہ آرائی میں بیس برس گزار دیئے اور اس دوران آپ کو کوئی ایک معاملہ دوسرے معاملہ سے غافل نہ کر سکا۔

دعوت کی کامیابی اور اثرات

- یہاں تک کہ اسلامی دعوت اتنے بڑے پیمانے پر کامیاب ہوئی کہ عقلیں حیران رہ گئیں۔ سارا جزیرۃ العرب آپ کے تابع فرمان ہو گیا اور اس افق سے جاہلیت کا غبار چھٹ گیا اور توحید کی آوازوں سے فضا گونجنے لگی۔
- بکھری ہوئی قومیں اور قبیلے ایک ہو گئے۔ انسان بندوں کی بندگی سے نکل کر اللہ کی بندگی میں داخل ہو گیا۔

دعوت کی کامیابی اور اثرات

- غرض اس دعوت کی بدولت عربی وحدت، انسانی وحدت اور اجتماعی عدل وجود میں آگیا۔ نوعِ انسانی کو دنیاوی مسائل اور اُخروی معاملات میں سعادت کی راہ مل گئی۔
- ان تبدیلیوں کی بدولت جزیرۃ العرب نے ایک ایسی بابرکت اٹھان کا مشاہدہ کیا جس کی نظیر انسانی وجود کے کسی دور میں نہیں دیکھی گئی۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ:

يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا ، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا ، وَتَطَاوَعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا

(صحیح البخاری)

"تم دونوں آسانی کرنا، سختی نہ کرنا۔ اور خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا۔ اور مل کر رہنا، اختلاف نہ کرنا"۔



حجۃ الوداع

اور

آخری فوجی مہم

(10 ہجری)

فہرست

خطبہ حجۃ الوداع (09 ذی الحجہ، 10 ہجری)

لوگو! میری بات سنو! مجھے نہیں معلوم، غالباً میں تم سے اس سال کے بعد اس مقام پر کبھی نہ مل سکوں گا۔ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے، جس طرح آج کے دن کی، موجودہ مہینے کی اور موجودہ شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی۔ جاہلیت کے خون بھی ختم کر دیئے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے (یہ بچہ بنو سعد میں دودھ پی رہا تھا کہ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا)۔

خطبہ حجۃ الوداع (09 ذی الحجہ، 10 ہجری)

اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں،

وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ اب یہ سارے کا سارا سود ختم ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع (09 ذی الحجہ، 10 ہجری)

ہاں! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیوں کہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے سے ان کی شرمگاہیں حلال کی ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ یہ تمہارے بستر پر کسی شخص کو نہ آنے دیں، جو تمہیں گوارا نہیں، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو، لیکن سخت نہ مارنا۔ اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں معروف طریقے سے کھلاؤ اور پہناؤ۔

خطبہ حجۃ الوداع (09 ذی الحجہ، 10 ہجری)

اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہر گز گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو کیا کہو گے؟ صحابہ نے کہا: ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے تبلیغ کر دی، پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ یہ سن کر آپ نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا:

اللھم اشھد، اللھم اشھد، اللھم اشھد

اے اللہ! گواہ رہ، اے اللہ! گواہ رہ، اے اللہ! گواہ رہ۔

خطبہ حجۃ الوداع (10 ذی الحجہ، 10 ہجری)

زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی دن کی ہیئت پر پہنچ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار مہینے حرام کے ہیں؛ تین پے در پے یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور ایک رجب مضر جو جمادی الآخرہ اور شعبان کے درمیان ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع (10 ذی الحجہ، 10 ہجری)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی نام رکھیں گے۔ لیکن پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ مگر آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع (10 ذی الحجہ، 10 ہجری)

آپ نے فرمایا اچھا تو یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مگر آپ نے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا اچھا تو سنو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع (10 ذی الحجہ، 10 ہجری)

اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروردگار سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق تم سے پوچھے گا، لہذا دیکھو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

خطبہ حجۃ الوداع (10 ذی الحجہ، 10 ہجری)

بتاؤ کیا میں نے تبلیغ کر دی ؟ صحابہ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ! گواہ رہ۔ جو شخص موجود ہے وہ غیر موجود تک (میری باتیں) پہنچا دے۔ کیوں کہ بعض وہ افراد جن تک یہ باتیں پہنچائی جائیں گی وہ بعض (موجودہ) سننے والے سے کہیں زیادہ ان باتوں کے مفہوم کو سمجھ سکیں گے۔

خطبہ حجۃ الوداع (اہم نکات)

- عالمگیر دعوت
- حرمت جان ومال
- عفو ودرگزر کا رویہ
- معاشی ظلم کا خاتمہ
- خواتین کے حقوق
- گمراہی سے بچاؤ کا راستہ

خطبہ حجۃ الوداع (اہم نکات)

- ختم نبوت
- حقوق اللہ کی ادائیگی
- بندوں کے حقوق
- جوابدہی کا احساس
- مساواتِ انسانی
- امت کی ذمہ داری

آخری فوجی مہم

- ## سلطنتِ روم کے علاقوں میں کاروائی

رسول اللہ ﷺ نے صفر 11 ہجری میں ایک بڑے لشکر کی تیاری شروع فرمائی اور حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اس کا سپہ سالار مقرر فرماتے ہوئے حکم دیا کہ بلقاء کا علاقہ اور داروم کی فلسطینی سرزمین سواروں کے ذریعہ روند آؤ۔ اس کاروائی کا مقصد یہ تھا کہ رومیوں کو خوف زدہ کرتے ہوئے ان کی حدود پر واقع عرب قبائل کا اعتماد بحال کیا جائے اور کسی کو یہ تصوّر کرنے کی گنجائش نہ دی جائے کہ کلیسا کے تشدد پر کوئی باز پرس کرنے والا نہیں اور اسلام قبول کرنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنی موت کو دعوت دی جارہی ہے۔

آخری فوجی مہم

- نو عمر اسامہ بن زیدؓ سپہ سالار مقرر ہوئے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے گرد اگرد جمع ہو کر ان کے لشکر میں شامل ہو گئے اور لشکر روانہ ہو کر مدینہ سے تین میل دُور مقامِ جرف میں خیمہ زن بھی ہو گیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے متعلق تشویشناک خبروں کے سبب آگے نہ بڑھ سکا بلکہ اللہ کے فیصلے کے انتظار میں وہیں ٹھہرنے پر مجبور ہو گیا اور اللہ کا فیصلہ یہ تھا کہ یہ لشکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی پہلی فوجی مہم قرار پائے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل
ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ
ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے"۔

(طبرانی)



رفیق اعلیٰ کی جانب

فہرست

رفیق اعلیٰ کی جانب

الوداعی آثار

ماہِ رمضان میں 20 دن اعتکاف

2 مرتبہ جبریلؑ کے ساتھ دورۂ قرآن

حجۃ الوداع کے موقع پر الوداعی خطاب

شہدائے احد کی قبور کے پاس دعا اور خطاب (صفر 11ھ)

اوائلِ صفر 11ھ میں آپ ﷺ دامنِ اُحد میں تشریف لے گئے اور شہداء کے لیے اس طرح دُعا فرمائی گویا زندوں اور مُردوں سے رخصت ہو رہے ہیں۔ پھر واپس آکر منبر پر خطاب فرمایا۔

شہدائے احد کی قبور کے پاس دعا اور خطاب (صفر 11ھ)

میں تمہارا امیر کارواں ہوں اور تم پر گواہ ہوں۔ بخدا، میں اس وقت اپنا حوض (حوض کوثر) دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بخدا مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے بلکہ اندیشہ اس کا ہے کہ دنیا طلبی میں باہم مقابلہ کروگے۔ (متفق علیہ)

اہل بقیع کے لیے دعائے مغفرت

ایک روز نصف رات کو آپ ﷺ بقیع تشریف لے گئے اور اہلِ بقیع کے لیے دُعائے مغفرت کی۔ فرمایا: "اے قبر والو! تم پر سلام! لوگ جس حال میں ہیں اس کے مقابل تمہیں وہ حال مبارک ہو جس میں تم ہو۔ فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ایک کے پیچھے ایک چلے آرہے ہیں اور بعد والا پہلے سے زیادہ بُرا ہے"۔ اس کے بعد یہ کہہ کر اہلِ قبور کو بشارت دی کہ ہم بھی تم سے آملنے والے ہیں۔

آغازِ مرض

29 صفر 11ھ بروز پیر کو رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں بقیع تشریف لے گئے۔ واپسی پر راستے ہی میں دردِ سر شروع ہو گیا اور حرارت اتنی تیز ہو گئی کہ سر پر بندھی ہوئی پٹی کے اوپر سے محسوس کی جانے لگی۔ یہ آپ ﷺ کے مرض کا آغاز تھا۔ آپ ﷺ نے اسی حالتِ مرض میں گیارہ دن نماز پڑھائی۔ مرض کی کل مدت 13 یا 14 دن تھی۔

سختی مرض میں حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں منتقلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت روز بروز بوجھل ہوتی جارہی تھی۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواجِ مطہرات سے پوچھتے رہتے تھے کہ میں کل کہاں رہوں گا؟ میں کل کہاں رہوں گا؟ اس سوال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصود تھا ازواجِ مطہرات اسے سمجھ گئیں چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں رہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں منتقل ہو گئے۔

سختی مرض میں حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں منتقلی

منتقل ہوتے ہوئے حضرت فضل بن عباس اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر درمیان میں چل رہے تھے۔ سر پر پٹی بندھی تھی اور پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ اِس کیفیت کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تشریف لائے اور پھر حیاتِ مبارکہ کا آخری ہفتہ وہیں گزرا۔

5 دن پہلے

وفات سے پانچ دن پہلے بدھ کے روز جسم کی حرارت میں مزید شدت آگئی جس کی وجہ سے تکلیف بھی بڑھ گئی اور غشی طاری ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر مختلف کنوؤں کے سات مشکیزے بہاؤ تا کہ میں لوگوں کے پاس جا کر وصیت کر سکوں"۔ اس کی تکمیل کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ایک لگن میں بٹھا دیا گیا اور آپ ﷺ اوپر اتنا پانی ڈالا گیا کہ آپ ﷺ بس بس کہنے لگے۔

5 دن پہلے

اس وقت آپ ﷺ نے کچھ تخفیف محسوس کی اور مسجد میں تشریف لے گئے۔ سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ منبر پر بیٹھ کر خطبہ عطا فرمایا۔ صحابہ کرام گرداگرد جمع تھے۔ فرمایا: "یہود و نصاریٰ پر اللہ لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنایا"۔

ایک روایت میں ہے: "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی مار کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا"۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "تم لوگ میری قبر کو بُت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے"۔

5 دن پہلے

پھر آپ ﷺ نے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کیا اور فرمایا: "میں نے کسی کی پیٹھ پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹھ حاضر ہے وہ بدلہ لے لے اور کسی کی بے آبروئی کی ہو تو میری آبرو حاضر ہے وہ بدلہ لے لے"۔

5 دن پہلے

"ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ وہ یا تو دنیا کی چمک دمک اور زیب وزینت میں سے جو کچھ چاہے اللہ اُسے دے دے یا اللہ کے پاس جو کچھ ہے اسے اختیار کرلے تو اس بندے نے اللہ کے پاس والی چیز کو اختیار کرلیا"۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ بات سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: "ہم اپنے ماں باپ سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان"۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا۔ لوگوں نے کہا، اس بُوڑھے کو دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اللہ نے اُسے اختیار دیا کہ دنیا کی چمک

5 دن پہلے

دمک اور زیب وزینت میں سے جو چاہے اللہ اسے دے دے یا وہ اللہ کے پاس
جو کچھ ہے اسے اختیار کر لے اور یہ بُوڑھا کہہ رہا کہ ہم اپنے ماں باپ سمیت
آپ ﷺ پر قربان۔ (لیکن چند دن بعد واضح ہوا کہ) جس بندہ کو اختیار دیا گیا
تھا وہ خود رسول اللہ ﷺ تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ صاحبِ
علم تھے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر اپنی رفاقت اور مال میں سب سے زیادہ
صاحبِ احسان ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو خلیل بناتا
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔

4 دن پہلے

آپ ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ایک اس بات کی وصیت کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا۔ دوسرے اس بات کی وصیت کہ وفود کی اسی طرح نوازش کرنا جس طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔ البتہ تیسری بات کو راوی بھول گیا، غالباً یہ کتاب و سنّت کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی وصیت تھی یا لشکرِ اُسامہ کو روانہ کرنے کی وصیت تھی یا آپ ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ "نماز اور تمہارے زیرِ دست یعنی غلاموں اور کنیزوں کا خیال رکھنا۔

4 دن پہلے

رسول اللہ ﷺ مرض کی شدّت کے باوجود اس دن تک یعنی وفات سے چار دن پہلے (جمعرات) تک تمام نمازیں خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ اس روز بھی مغرب کی نماز آپ ﷺ ہی نے پڑھائی اور اس میں سورہ والمرسلاتِ عُرفًا پڑھی۔

4 دن پہلے

عشاء کے وقت مرض کی شدت اتنی بڑھ گئی کہ مسجد میں جانے کی طاقت نہ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا: نہیں یارسول اللہ ﷺ، سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لگن میں پانی رکھو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور اس کے بعد اٹھنا چاہا لیکن آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا: نہیں یارسول اللہ ﷺ،

4 دن پہلے

سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ اور پھر تیسری مرتبہ وہی بات پیش آئی جو پہلی بار پیش آچکی تھی کہ آپ ﷺ نے غسل فرمایا، پھر اٹھنا چاہا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ بالآخر آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہلوا بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان ایام میں نماز پڑھائی۔ نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ان کی پڑھائی ہوئی نمازوں کی تعداد سترہ ہے۔

2 دن پہلے

ہفتہ یا اتوار کو نبی ﷺ نے اپنی طبیعت میں قدرے تخفیف محسوس کی، چنانچہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر ظہر کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں اور لانے والوں سے فرمایا کہ مجھے ان کے بازو میں بٹھا دو۔ چنانچہ آپ ﷺ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تکبیر سنا رہے تھے۔

1 دن پہلے

وفات سے ایک دن پہلے بروز اتوار نبی ﷺ نے اپنے تمام غلاموں کو آزاد فرمادیا۔ پاس میں سات دینار تھے انہیں صدقہ کر دیا۔ اپنے ہتھیار مسلمانوں کو ہبہ فرمادیئے۔ رات میں چراغ جلانے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تیل پڑوسن سے ادھار لیا۔ آپ ﷺ کی زِرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع (کوئی 75 کلو) جَو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔

آخری دن

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پیر کے روز مسلمان نمازِ فجر میں مصروف تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ امامت فرمارہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جو صفیں باندھے نماز میں مصروف تھے نظر ڈالی۔ پھر تبسم فرمایا۔

آخری دن

دن چڑھے چاشت کے وقت آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے کچھ سرگوشی کی۔ وہ رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے انہیں پھر بلایا اور کچھ سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بعد میں ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ (پہلی بار) نبی ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ اسی مرض میں وفات پاجائیں گے۔ اس لیے میں روئی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہل وعیال میں سب سے پہلے میں آپ کے پیچھے جاؤں گی۔ اس پر میں ہنسی۔ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بشارت بھی دی کہ آپ ساری خواتینِ عالم کی سیّدہ (سردار) ہیں۔

آخری دن

ادھر لمحہ بہ لمحہ تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اور اس زہر کا اثر بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا تھا جسے آپ ﷺ کو خیبر میں کھلایا گیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: "اے عائشہ! خیبر میں جو کھانا میں نے کھا لیا تھا اس کی تکلیف برابر محسوس کر رہا ہوں۔ اِس وقت مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اُس زہر کے اثر سے میری رگِ جاں کٹی جا رہی ہے"۔

آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی وصیت فرمائی۔ فرمایا "الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ" (نماز، نماز اور تمہارے زیرِ دست یعنی کنیز، غلام)۔ آپ ﷺ نے یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔

آخری دن

عبدالرحمٰن بن ابی بکر آپ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ ﷺ مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ مسواک چاہتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ ﷺ کے لیے لے لوں؟ آپ ﷺ نے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے مسواک لے کر آپ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ کو سخت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا اسے آپ ﷺ کے لیے نرم کر دوں؟ آپ ﷺ نے سر کے اشارے سے کہا، ہاں۔

آخری دن

میں نے مسواک نرم کر دی اور آپ ﷺ نے نہایت اچھی طرح مسواک کی۔ آپ ﷺ کے سامنے کٹورے میں پانی تھا۔ آپ ﷺ پانی میں دونوں ہاتھ ڈال کر چہرہ پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یقیناً موت کی سختیاں ہیں۔

آخری دن

مسواک سے فارغ ہوتے ہی آپ ﷺ نے ہاتھ یا انگلی اٹھائی، نگاہ چھت کی طرف بلند کی دونوں ہونٹوں پر کچھ حرکت ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کان لگایا تو آپ ﷺ فرما رہے تھے "اُن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے۔ اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ"۔

آخری فقرہ تین بار دہرایا، اور اسی وقت ہاتھ جھک گیا اور آپ ﷺ رفیقِ اعلیٰ سے جا لاحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آخری دن

یہ واقعہ 12 ربیع الاوّل 11ھ بروز پیر کو چاشت کی شدّت کے وقت پیش آیا۔
اس وقت نبی ﷺ کی عمر تریسٹھ سال چار دن ہو چکی تھی۔

غم ہی غم

اس عظیم حادثہ کی خبر فوراً اچھل گئی۔ اہلِ مدینہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اس سے بہتر اور تابناک دن میں نے کبھی نہیں دیکھا اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس سے زیادہ غم ناک اور تاریک دن بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

غم ہی غم

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات پر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرطِ غم سے فرمایا:

یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ، یَا اَبَتَاہُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاہُ،

یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ

"ہائے ابّا جان! جنہوں نے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا۔

ہائے ابّا جان! جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔

ہائے ابّا جان! ہم جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی موت کی خبر دیتے ہیں"۔

تجہیز و تکفین اور تدفین

- حضرت عمرؓ کا موقف
- حضرت ابو بکرؓ کا جواب
- سقیفہ بنی ساعدہ میں ابو بکرؓ کی خلافت پر اتفاق
- غسل
- مقام تدفین
- نماز جنازہ

تجہیز و تکفین اور تدفین

آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ کے بارے میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء مختلف تھیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی نبی بھی فوت نہیں ہوا مگر اُن کی تدفین وہیں ہوئی جہاں فوت ہوئے۔ اس فیصلے کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا وہ بستر اٹھایا جس پر آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی اور اسی کے نیچے قبر کھودی۔ قبر لحد والی (بغلی) کھودی گئی تھی۔

تجہیز و تکفین اور تدفین

باری باری دس دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حجرہ شریف میں داخل ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی۔ کوئی امام نہ تھا۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانوادہ (بنو ہاشم) نے نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر مہاجرین نے، پھر انصار نے، پھر مردوں کے بعد عورتوں نے اور ان کے بعد بچوں نے۔ نمازِ جنازہ پڑھنے میں منگل کا پورا دن گزر گیا اور بدھ کی رات آگئی۔ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ پاک کو سپردِ خاک کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ ہم نے بدھ کی رات کے درمیانی اوقات میں پھاوڑوں کی آواز سنی۔

حدیث رسول ﷺ

"مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم لوگ میرے بعد شرک کرنے لگو گے ہاں! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کو جمع کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔ اس وجہ سے تم ہلاک ہوگے جس طرح پہلی قومیں ہلاک ہوئیں"۔

(صحیح مسلم، ابنِ ماجہ)

جزاکم اللّٰہ خیرا

www.quranacademy.edu.pk

فہرست